

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, May 30, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at 10.30 A.M. with Madam Deputy Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

و الذين امنو وعملوا الصلحت لنبو نهم من الجنة عرفا تجرى
من تحتها الانهر خلدين فيها نعم اجر العاملين ۞ الذين صبرو وعلى
ربهم يتوكلون ۞ و كاین من دابة لا تحمل رزقها الله يرزقها و
ایاکم وهو السميع العليم ۞ ولئن سالتهم من خلق السموات و
الارض وسخر الشمس والقمر ليقولن الله فانی یوفکون ۞

ترجمہ، اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو ہم بہشت میں اونچے اونچے محلوں
میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ (نیک) عمل کرنے والوں
کا (یہ) مجھ سے بدلہ ہے۔ جو صبر کرتے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں اور بہت سے جانور ہیں
جو اپنا رزق اٹھانے نہیں پھرتے۔ خدا ہی ان کو رزق دیتا ہے۔ اور تم کو بھی۔ اور وہ سننے والا اور
جانتے والا ہے۔ اور اگر ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, May 30, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at 10.30 A.M. with Madam Deputy Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

و الذين امنو وعملوا الصلحت لنبو نهم من الجنة عرفا تجرى
من تحتها الانهر خلدين فيها نعم اجر العاملين ۞ الذين صبرو وعلى
ربهم يتوكلون ۞ و كاین من دابة لا تحمل رزقها الله يرزقها و
ایاکم وهو السميع العليم ۞ ولئن سالتهم من خلق السموات و
الارض وسخر الشمس والقمر ليقولن الله فانی یوفکون ۞

ترجمہ، اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو ہم بہشت میں اونچے اونچے محلوں
میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ (نیک) عمل کرنے والوں
کا (یہ) مجھ سے بدلہ ہے۔ جو صبر کرتے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں اور بہت سے جانور ہیں
جو اپنا رزق اٹھانے نہیں پھرتے۔ خدا ہی ان کو رزق دیتا ہے۔ اور تم کو بھی۔ اور وہ سننے والا اور
جانتے والا ہے۔ اور اگر ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو

کس نے (تمہارے) زیر فرمان کیا تو کہہ دیں گے خدا نے، تو پھر یہ کہاں اٹے جا رہے ہیں۔ خدا ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

میڈم ڈپٹی چیئر مین، وقتہ سوالات۔ حافظ حسین احمد صاحب، سوال نمبر ۹۸۔

Expansion of Telephone Exchange, Wazirabad

*98. Hafiz Hussain Ahmad: Will the Minister for Communications be pleased to state:

- whether there is any proposal under consideration of the Government for further expansion of the Telephone Exchange Wazirabad, District Gujranwala, if so, its details;
- The number of applications recommended by the Senators/MNAs out of their monthly quota since June, 1990 for the areas of Dhaunkal and Allahabad indicating also the names and addresses of the applicants; and
- the number of telephone connections provided in the above-mentioned areas since June, 1990, and the time by which remaining connections will be provided?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoti: (a) Yes, the expansion of existing Exchange by 1000 lines at Wazirabad is no approved project and work is likely to be completed by 31-12-1991.

(b) Seven (List attached)

(c) Twenty one. The remaining telephones will be provided on completion of the expansion work.

**APPLICATIONS RECOMMENDED BY MNA AND SENATORS IN AREA
OF ALLAHABAD AND DHIAUNKAL OF WAZIRABAD SINCE JUNE 1990
OUT OF THEIR MONTHLY QUOTA**

S. No.	Name of MNA/Senator	Name of Applicant and Address	Quota	Status
1	Mr. Humid Nazeer Usmani MNA	Mrs. Anwar Tabassam, Gali No. 1, Allahabad	Dec. 1990	Ph. No. 1525 installed on 29.1.91
2	"	Mr. Muhammad Afzal, Allahabad	Jan. 1991	Ph. No. 1512 installed on 22.1.91
3	"	Mr. Muhammad Mukhtar, Engineering Industry, Wazirabad	Apr. 1991	Ph. No. 1578 installed on 1.2.91
4	Ch. Nazir Ahmed Khan	Mr. Nazir Ahmed Cheema, Allahabad	Apr. 1991	Ph. 1576 installed on 29.1.91
5	Ch. Farooq Hussain	Mr. Mukhtar Ahmed, Allahabad	May 1991	Under process and likely to be installed within one week
6	Mr. Tariq Ch. Akhunda Rehman Saeed	Senator: Mr. Farhat Abbas, Dhankal Mr. Abdul Hafeez, Rahimpura Allahabad	July 1990 May 1991	Cable pair not available Under process likely to be installed within one week

میڈم ڈپٹی چیئرمین، ضمنی سوال ۹ جناب ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان، میں محترم وزیر صاحب برائے Communications سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے پاس کون سا yardstick ہوتا ہے جس کے ذریعے یہ existing telephone exchange کی expansion کرتے ہیں اور کس بنیاد پر کرتے ہیں؟

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی، ہم دیکھتے ہیں کہ (نئے ٹیلی فونز کے لئے) کتنی درخواستیں اتوار میں پڑی ہوئی ہیں۔ اس حساب سے extension ہوتی ہے۔ اگر آپ کو Auto-Exchange چاہئیں تو کم از کم اس کی ریکوائزمنٹ چار سو کی ہے اور Auto-Exchange کے لئے یہ بھی requirement ہے کہ وہاں Air Conditioning کا ہونا لازمی ہے۔ یہ تو requirements میں extension کی۔

ڈاکٹر محمد ریحان، کیا وزیر موصوف یہ بتا دیں گے کہ نوخرہ ٹیلیفون ایکسچینج جس پر کافی بوجھ ہے اور کافی درخواستیں ہیں جیسا کہ انہوں نے بتایا غالباً چار سو نہیں بلکہ میری معلومات کے مطابق آٹھ سو سے بھی زیادہ ہیں اس بارے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی ہے۔

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی، یہ extension programme under

consideration ہے اور انتظامیہ ۹۲-۱۹۹۱ کی اے ڈی پی میں ہم اسے consider کر رہے ہیں۔ اس

میں شامل کریں گے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین، کوئی اور ضمنی سوال؛ اگلا سوال نمبر ۹۹، اخونزادہ بہرہ ور سعید

صاحب۔

CRITERIA FOR ADMISSION IN FEDERAL HIGH SCHOOLS

*99. Akhunzada Behrawar Saeed: Will the Minister for Education be pleased to state the criteria adopted for the admissions of students in the F.G. High Schools including F.G.Boys Public High School, Peshawar?

Syed Fakhar Imam: The criteria for admission of students in the F. G. High Schools in Islamabad and Federal Capital Territory for the year 1991-92 and F.G.Boys Public School Peshawar are as under:-

i) F.G. High Schools in Islamabad - Admission of students in F.G. High Schools is given to the children of Federal Government and Semi-Government employees, Teachers and residents of Islamabad preferably in the sector of their residence if vacancies are available, the children of residents of adjacent areas of Rawalpindi are also allowed admission. Admission is also granted at any time during the year on transfer of no employee and shifting of residence on basis of school leaving certificate. Students of private or registered institutions are granted admission after giving written test and production of sound proof of date of birth.

ii) Admission in Public High Schools Peshawar - Admission in Public High Schools, Peshawar is made strictly on the basis of following criteria:-

i) The admission quota reserved for serving Army personnel has been raised to 35%, to cope with their requirements at Rawalpindi and Peshawar

Cantts:

ii) This quota will essentially apply to admission in the Colleges (Classes XI & XIII), while the schools will cater mainly to the needs of all residents of Cantonments, whether civil or Army personnel.

iii) On transfer of serving Army personnel, admission of their wards will be ensured over and above the quota earmarked?

میڈم ڈپٹی چیئرمین، کوئی ضمنی سوال؟ ڈاکٹر رحمان صاحب۔

ڈاکٹر محمد رحمان، ضمنی سوال۔ اغترادہ بہرہ ور سید صاحب نے جو سوال پوچھا ہے کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ فیڈرل گورنمنٹ ہائی سکولز اور کالجز وغیرہ کو جو ۱۹۷۰ میں مرکزی حکومت نے ٹیک اور کئے تھے اور آج کل اس کے لئے جی ایچ کیو کے تحت ایک ادارہ بنایا گیا ہے یہ سکول متعلقہ صوبوں کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹس کو واپس کیئے جائیں تا کہ ان کے چلانے میں آسانی ہو۔ کیا یہ بہتر نہیں رہے گا؟

چوہدری امیر حسین، میں نے request کی تھی کہ چونکہ آج بجٹ کے سلسلے میں Cabinet Meeting ہے اور جو منسٹر صاحبان موجود نہیں ہیں ان کے سوال taken as read تصور کر لئے جائیں اور ضمنی نہ کئے جائیں۔

Madam Deputy Chairman: Answer taken as read. Next question is No.100 Mr. Abdur Rehman Jamali, answer taken as read.

Telephone Exchange in Usta Muhammad Town Baluchistan.

*100 Mr. Abdur Rehman Jamali: Will the Minister for Communications be pleased to state:

a) the time by which Telephone Exchange Building in Usta Muhammad, Baluchistan, will be completed;

b) whether there is any proposal under consideration of the Government to link the Towns of Usta Muhammad and Dera Allah Yar (Baluchistan with

nation wide dialing system, if so, when ; and

- c) the action taken by the Government in regard to the theft of telephone wires laid between dera Allah yar and Dhawar?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (a) The building will be completed by June, 1992.

- b) yes , Usta Muhammad shall be provided NWD facilities after completion of building and installation of Auto Exchange. There is no approved scheme of the Government to provide NWD facility to Dera Allah Yar.

- c) The case has been reported to the Civil Authorities at Dera Allah Yar and Dera Murad Jamali while investigations by Police are still in progress, PTC has started the repairs.

میڈم ڈپٹی چیئرمین، ضمنی سوال؛ عبدالرحمن جمالی صاحب۔

جناب عبدالرحمان جمالی، کیا منسٹر صاحب یہ فرمائیں گے کہ یہ جو اوسٹا محمد کی (ٹیلیفون ایکسچینج) بلڈنگ مکمل ہو رہی ہے، میں جانتا ہوں کہ یہ عمارت گزشتہ تین سال سے بن رہی ہے، اس عمارت میں ایسی خاص چیزیں نہیں ہیں کہ اسے مکمل ہونے میں تین سال لگیں، کیا منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ اس تاخیر کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی، جناب والا! یہ اس وجہ سے مکمل نہیں ہو سکی کہ یہ Transit exchange سب کے ساتھ connect کرنا چاہ رہے تھے لیکن اب Transit exchange میں available نہ ہونے کی وجہ سے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اسے سکھر سے connect کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ دو تین ماہ میں یہ مکمل ہو جائے گی۔

جناب منظور خان گچکی، میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ بلوچستان میں کتنے ٹیلی فون ایکسچینج زیر تعمیر ہیں اور کتنے مکمل ہو گئے ہیں یا مکمل ہونے والے ہیں؟

میڈم ڈپٹی چیئرمین، جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی صاحب۔

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoui: This is not a relevant question, I think, I need a fresh notice on this.

میڈم ڈپٹی چیئرمین، جی اس کے لئے فریش نوٹس چاہیئے۔ جناب عبد الرحمن جمالی صاحب ضمنی سوال۔

جناب عبد الرحمن جمالی، اس کے جواب (سی) میں ایک لفظ ہے ڈیرہ اللہ یار۔ اور ڈیرہ کے سیلنگ بھی غلط ہیں۔ کیا منسٹر صاحب یہ بتا سکیں گے کہ ٹیلیفون کی کتنی تار چوری ہوئی ہے حالانکہ یہ ایک بڑا قومی نقصان ہے کیا وزیر صاحب بتا سکیں گے؟

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی، جناب! پولیس تحقیقات کر رہی ہے ہمارے پاس صحیح معلومات نہیں ہیں جیسے ہی صحیح معلومات آئیں گی، کتنی تار چوری ہوئی، میں ایوان کو ضرور بتاؤں گا۔

ڈاکٹر محمد رحمان، جناب والا! وزیر موصوف کا جواب اس حد تک ٹھیک ہے کہ پولیس تحقیقات کر رہی ہے لیکن سوال یہ تھا کہ کتنی تار چوری ہو گئی ہے اب کسی کے خلاف ایکشن لینا نہ لینا۔۔۔ اب وہ پولیس تحقیقات کر رہی ہے وہ تو الگ بات ہے لیکن یہ ہے کہ چوری کتنی ہوئی ہے؟

میڈم ڈپٹی چیئرمین، وہ بتا رہے ہیں کہ انٹارمیشن پوری ان کے پاس نہیں ہے جب ان کو پوری معلومات مل جائیں گی ہم ایوان میں پیش کر دیں گے۔ اگلا سوال۔

TELEGRAPH OFFICE AT USTA MUHAMMAD TOWN

*101. Mr. Abdur Rehman Jamali: Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to provide the facilities of Telegraph Office and Fax at Usta Muhammad Town of Baluchistan Province, if so, when?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoui: (i) Establishment of a Telegraph Office at Usta Muhammad is no approved ADP scheme for 1990-91.

have been provided تو مسئلہ یہ ہے باقی کچھ نہیں، آپ ہمارے ضلعوں میں (مہیا) کر دیں تحصیل بعد کی بات ہے۔

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی : شاید یہ غلط اور مس پرنٹ ہے اور میں مانتا ہوں کہ جن ضلعوں میں مہیا نہیں ہوئیں وہاں عنقریب کر دی جائیں گی۔
میڈم ڈپٹی چیئرمین ، اگلا سوال نمبر 102 ڈاکٹر بشارت الہی۔

LOST TO PORT QASIM AUTHORITY

102. *Dr. Bisharat Elahi (On his behalf) : Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the Port Qasim Authority has sustained a loss due to irregular award of channel maintenance dredging contracts, if so, its extent ?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatui : No.

سید فصیح اقبال : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ڈریجنگ کا کیس اخبارات میں آتا رہا ہے اور اسی وجہ سے یہ سوال بنا ہے کہ وہ اس میں کچھ نقصان ہوا تھا اور پریس میں کچھ خبریں تھیں یا تو یہ ہے کہ یہ خبریں سب غلط تھیں یا یہ ہے کہ آپ کا جواب صحیح نہیں ہے۔

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatui : Not necessarily anything which comes in press is right.

یہاں پر ہمیں کوئی نقصان نہیں ہوا اور ابھی یہ جو کنٹریکٹ کیا گیا ہے ۲۶ روپے ۸۰ پیسے فی کیوبک میٹر کے حساب سے وہ کنٹریکٹ renew کیا گیا ہے اور 1985-86 ' 1986-87 تک یہیں کنٹریکٹ 27.46 روپے پر دیا جاتا رہا اور ابھی جو ایشیائی ترقیاتی بینک کی سٹارش ہے یا انہوں نے فیزیبلٹی اسی قسم کے کام کے لئے دی ہے وہ تقریباً 32 روپے ہے تو اس حساب سے میں سمجھتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کو کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ ڈیپارٹمنٹ نے ابھی جو یہ قیمتیں دی ہیں وہ 1985 اور 1986 کے کنٹریکٹ سے بہتر ہیں۔

میڈیم ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال نمبر 103۔

HIGHWAYS IN BALUCHISTAN

103. *Syed Faseih Iqbal : Will the Minister for Communications be pleased to state the length of Highways in Baluchistan Province as compared to the total length of National Highways, indicating also the expenditures incurred on their construction and maintenance ?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoti : The length of National Highways in Baluchistan is 2336 km whereas the total length of National highways is 6587 km. The expenditure incurred on the National Highways in Baluchistan during last three years on development is Rs. 384.16 million and on maintenance is Rs. 179.114 million.

سید فصیح اقبال : پاکستان میں نیشنل ہائی ویز کا جو ٹوٹل رقبہ ہے وہ 6587 کلومیٹر ہے بلوچستان میں 2336 کلومیٹر ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کوسٹل آر سی ڈی ہائی وے بھی شامل ہے۔

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی : جناب اس میں سارے Federalized Highways شامل ہیں۔

حافظ حسین احمد : بلوچستان میں نیشنل ہائی وے کی لمبائی 2336 کلومیٹر ہے وزیر صاحب یہ بتائیں کہ موصلات کا جو کل فنڈ ہے اس میں سے کتنا بلوچستان کی شاہراہوں پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ستر کروڑ روپے کی جو ہمیں بھیک ملی تھی وہ ہم سے کس طرح واپس لیا گیا اس کی کیا وجوہات تھیں۔

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی : جناب 1991-92 کے لینے کم از کم 391 ملین روپے رکھے گئے ہیں for the repair and maintenance of Baluchistan's Highways اور

جہاں تک ستر کروڑ روپے کا تعلق ہے مجھے سمجھ نہیں آئی کہ کون سے ستر کروڑ روپے کی بات کی گئی ہے۔

سید فصیح اقبال : اس میں جو انہوں نے گزر دی ہیں ان میں کھا ہے کہ

expenditure incurred on the National Highways on maintenance یعنی یہ خرچ ہو چکا ہے تین سال میں تو 384.16 ملین ہے 179.114 یہ ہائی بورڈ نے کیا ہے یا صوبائی حکومت نے کیا ہے۔

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی : جناب یہ نیشنل ہائی وے بورڈ کے جو بھی

and maintenance since 1988 is with ہے وہ فیڈرل حکومت کی ذمہ داری ہے the Federal Government.

جناب منظور خان گچگی : جناب والا ! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ

یہ رقم جو بلوچستان کی شاہراہوں کے لئے خرچ کی گئی یہ کن کن شاہراہوں پر خرچ ہوئی دوسری بات یہ ہے کہ جو ستر کروڑ روپے سپیشل ترقیاتی فنڈ جس کے متعلق وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ انہیں پتہ نہیں کہ یہ خاص طور پر سڑکوں کے لئے تھا جو اخبارات میں اناؤنس بھی ہوا ہے اور سب کو اس کا علم ہے یہ کیسے واپس لیا گیا۔

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatui : Madam Chairperson, both

the questions are not relevant. I need a fresh notice on it.

Madam Deputy Chairman : Fresh notice. Another

supplementary.

حافظ حسین احمد : وزیر صاحب صاف کیوں نہیں کہتے کہ انہیں اس کے بارے میں

علم نہیں ہے۔ جناب والا ! وزیر اعلیٰ بلوچستان کی خصوصی درخواست پر وزیر اعظم نے ستر کروڑ روپیہ دیا تھا اور اخبارات میں بھپ گیا کہ یہ شاہراہوں کی مرمت کے لئے ہے۔

میڈیم ڈپٹی چیئرمین : انہوں نے اس کے لئے فریش نوٹس مانگا ہے آپ دے دیں

وہ آپ کو تفصیل دے دیں گے۔

جناب منظور خان گیلگی ، جناب والا ! میرا پہلا سوال بالکل صاف ہے وہ یہ ہے کہ یہ پیسے بلوچستان کی شاہراہوں پر خرچ ہونے ہیں یہ کن کن علاقوں میں خرچ ہونے یہ سیدھا سا سوال ہے۔

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی ، جناب ! آپ کا جو پہلا سوال ہے اس میں آپ نے length مانگی ہے اور آپ نے کہا ہے کہ کتنے پیسے خرچ کیئے گئے۔ آپ نے سوال میں یہ نہیں پوچھا کہ کہاں کہاں خرچ کیئے گئے یہ فریش سوال ہے لہذا مجھے اس کے لئے نوٹس چاہیے کہ پیسے کہاں کہاں خرچ ہوئے۔

جناب منظور خان گیلگی ، جناب والا ! وہ ہمیں بتا تو دیں صحیح کہ یہ پیسے خرچ ہونے ہیں تو کہاں خرچ ہونے ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئر مین ، وہ آپ کو بتا دیں گے آپ فریش کوئٹن کر دیں۔

چوہدری امیر حسین ، میں فاضل ممبر سے درخواست کروں گا کہ چونکہ تفصیل پائینے اور نیچے سے تفصیل منگوانا ہوتی ہے بعض اوقات بریف میں ساتھ تفصیل نہیں آتی تو نوٹس دے دیں وہ تفصیل مہیا کر دیں گے۔

میڈم ڈپٹی چیئر مین ، اگلا سوال نمبر 104۔

F.G. EDUCATIONAL STIPENDS

104. *Syed Faseih Iqbal : Will the Minister for Education be pleased to state the number of stipends given by the Federal Government for education abroad during the last and current financial years, indicating also the number of persons granted stipends from Baluchistan and the criterion laid down for this purpose ?

Syed Fakhar Imam : (a) Each year, the Ministry of Education awards the following number of scholarships for higher studies abroad under

the schemes given below : -

Name of Scheme	No. of Scheme
Quaid-e-Azam Scholarship Scheme	18
Merit Scholarship Scheme	36
Central Overseas Training Scholarship Scheme	65
100-Scholarships for Children of Low Paid	
Federal Government Employees Scheme	100

(b) The share of the Baluchistan Province and scholarships granted scheme-wise during 1989-90 are as follows :

Name of Scheme	Share of Baluchistan	No. of scholarships granted to scholars from Baluchistan during 1989-90
Quaid-e-Azam Scholarship Scheme	1	1
Merit Scholarships	2	2
Central Overseas Training Scholarship Scheme	4	4
100-Scholarships for Children of Low Paid	3	1
Federal Government Employees Scheme		(only one eligible application received).

The cases for award of scholarships during the year 1990-91 are under process. However, the number of scholarships to be awarded to scholars from Baluchistan would be in accordance with their share.

(c) The criteria for the award of the above scholarships is summarized below : -

Quaid-e-Azam Scholarship . - One Quaid-e-Azam scholarship for

post-graduate studies abroad per university is awarded every year to a student securing overall first position in the university.

Merit Scholarship . - Two Merit Scholarships after the award of Quaid-e-Azam scholarships per university are awarded every year to the students who secure first position in the faculty of Sciences and in the Faculty of Humanities.

Note :- International Islamic University, Agha Khan Medical University, Lahore University of Management Sciences and Allama Iqbal Open University are not covered under these schemes.

Central Overseas Training Scholarship Scheme . - This scheme is meant to help in-service university and college teachers in improving their qualifications. In all 65 scholarships are offered for post-graduate studies abroad, of which 43 are reserved for university teachers and 22 for college teachers. The University Grants Commission invites nominations for 43 scholarships from the universities and prepares merit list keeping in view the regional quota under the selected approved disciplines of the scheme. Nominations for 22 scholarships for college teachers are invited from Provincial Education Departments by the Ministry of Education. The merit list of the nominees is prepared keeping in view the regional quota based on population.

The candidates for COTS scholarships should have obtained first division in their terminal examination and at least second divisions in other public examinations. They should not be less than 25 years and more than 40 years of age and should be regular employees in the teaching faculties. Candidates with no experience of 5 years or more are preferred.

100-Scholarships for Children of Low Paid

Federal Government Employees Scheme

Applications are invited through advertisement in the National Press from Children of Low Paid Federal Government serving or retired employees/pensioners in BPS 1-15 and the Army Jawans equivalent to grade 1-15 in the civil who secure at least 60% marks in their M.A./M.Sc. or B.E./MBBS examinations and at least second divisions in other examinations. Merit list is prepared in the Ministry of Education keeping in view the regional quota based on population.

S. No	Name of scheme	Name of scholar/awardee	Field of study	Name of Institution
1	Quaid-e-Azam Scholarship Scheme	Mohammad Aslam Niazi	Mathematics	University of Baluchistan
2	Merit Scholarship Scheme	Syed Mohammad Saleem	MBBS (Surgery)	do
3	do	Miss Shabnum Bashir	International Relations	do
4	Central Overseas Training Scholarship Scheme	Mr. Shahnawaz Khan	Library Science	do
5	do	Mohammad Iqbal Kasi	Statistics	do
6	do	Mohammad Ayub Baluch	Geology	do
7	do	Mohammad Iqbal Khan	Chemistry	Govt. Degree College Pishin
8	100 scholarships for Children of Low Paid Federal Government Employees	Asif Iqbal	Mech. Engg.	Zhob District

The cases for 1991 are under process

میڈم ڈپٹی چیئرمین ، سلیمنیٹری

سید فصیح اقبال ، میرا خیال ہے کہ شاید اس کا جواب یہ بھی دے دیں گے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ، ابھی اس کو نہیں سے۔۔۔

سید فصیح اقبال ، یہ بڑا ٹیکنیکل سا سوال تھا۔۔۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین، انہوں نے پہلے request کر لی ہے کہ وزیر حاضر نہیں ہے۔

سید فصیح اقبال، کیونکہ منسٹر صاحب حاضر نہیں ہیں اس لئے اس کو taken as read نہ کریں اس کو دوبارہ۔ چونکہ یہ بڑا pertinent question about Baluchistan ہے چھ مہینے کے بعد جواب آیا ہے۔ Therefore, I want this to be deferred.

میڈم ڈپٹی چیئرمین، ٹھیک ہے defer کر دیتے ہیں۔ Next question No. 105 میر عبد الجبار صاحب، منسٹر صاحب نہیں ہیں یہ بھی defer نہ کر دیا جائے؛ چوہدری امیر حسین، محترمہ میں۔۔۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین، آپ جواب دینا چاہتے ہیں۔

چوہدری امیر حسین، میں جواب دوں گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین، میر عبد الجبار صاحب سوال نمبر 105۔

LOCAL BODIES ELECTIONS

105. *Mir Abdul Jabbar : Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state :

(a) the time by which the local bodies elections will be held in the country ; and

(b) whether these elections will be party based and held simultaneously throughout the country ?

Rana Chandar Singh : (a) The dates for holding Local Bodies elections have to be fixed by the Provincial Governments. The Elections are, however, likely to be held by the end of December, 1991.

(b) Decision on this point will also be taken by the Provincial Governments. The existing Local Government Laws provide for holding of Local

Councils elections on non-party basis . However , candidates belonging to political parties are allowed to contest the elections provided they do not use the name, flag or symbol of any political party or its platform or support.

The Provincial Governments will fix suitable dates and polling schedules for elections keeping in view all relevant factors.

میڈم ڈپٹی چیئرمین، پلیمینٹری؛

میر عبد الجبار ، کیا وزیر موصوف صاحب ارشاد فرمائینگے کہ ملک بھر میں بلدیاتی اداروں کی تعداد کتنی ہے اور کیا ان اداروں کی تعداد بڑھانے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے؟

چوہدری امیر حسین ، محترمہ ! میں بڑا humbly request کروں گا یہ ایک قسم کا نیا سوال ہے اس کے لیے تو fresh notice دیں کیونکہ پورے پاکستان سے تمام اداروں کی تعداد یہاں دینی ہے۔ It requires much time۔ اس کے لیے نیا سوال دے دیں تو بہتر ہے۔ اس سے ویسے یہ arise نہیں ہوتا کیونکہ آپ نے allow فرمایا دیا ہے۔ میرا یہ حق نہیں کہ میں یہ کہوں، تو اس کے لیے فریش نوٹس دیں۔ یہ تمام پاکستان سے لوکل باڈیز کے جو ادارے ہیں ان کی تعداد بتانا پڑے گی۔

میر عبد الجبار ، میری منسٹر صاحب نہات مودبانہ گزارش یہ ہے اگر آپ اس کو defer کر دیں تو بہتر رہے گا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضمنی سوال بنتا ہے اس لئے اس کو defer کر دیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

چوہدری امیر حسین ، محترمہ ! اب میں تھوڑی سی جسارت کروں گا ایک ہوتا ہے پالیسی میئر۔ انہوں نے پوچھا ہے الیکشن کب hold کینے جائیں گے کیا party basis پر ہونگے یا non-party basis پر ہونگے یہ پالیسی میئر ہے جو کہ بنانا ہوتا ہے اس سے یہ arise نہیں ہوتا کہ تعداد پوچھی جانے ویسے نہیں arise ہوتا میں stand لیتا ہوں۔ اس لئے گزارش کر رہا ہوں کہ نیا سوال دے دیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین، میر صاحب آپ نے جو information مانگی تھی وہ آپ کو دے دی ہے لیکن next supplementary کے لئے۔۔۔۔

میر عبدالحبار ، جناب اگر اجازت ہو تو دوسرا supplementary سوال عرض کر دوں۔
کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ بلدیاتی انتخابات جو موجودہ حلقہ بندی کی گئی ہے اس کے مطابق ہوں گے یا ان کے انتخابی حلقوں میں کوئی ردوبدل ہو گا؟

چوہدری امیر حسین ، محترمہ جیسے کہ سوال میں لکھا گیا لوکل باڈیز کے الیکشن کروانا صوبائی معاملہ ہے۔ It is a provincial subject. اور جواب میں بھی لکھا گیا ہے فیڈرل گورنمنٹ کا لوکل باڈیز کے الیکشن سے کوئی تعلق نہیں۔ جواب بڑا واضح ہے اور فاصل ممبر کو بھی پتہ ہے یہ صوبائی معاملہ ہے۔ یہ صوبائی گورنمنٹ نے طے کرنا ہے ہوتا ہے۔

میر عبدالحبار ، میں وزیر موصوف کے جواب سے اتفاق کرتے ہوئے مزید گزارش کرنے کی جسارت کروں گا۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ بلدیات صوبائی دائرہ کار کا معاملہ ہے یقیناً صحیح ہے اگر صحیح ہے تو آپ مکمل طور پر ان اداروں کو صوبوں کے حوالہ کر دیں اور وفاقی سطح پر ان بلدیاتی اداروں اور وزارت بلدیات کو ختم کر دیں تو کیا بہتر نہیں ہو گا؟

چوہدری امیر حسین ، محترمہ ! بہت سی ایسی ministries ہیں جو کہ صوبائی گورنمنٹ کے کنٹرول میں ہیں لیکن مرکز میں بھی وہ ministries ہیں مصلحت ہے خوراک و زراعت ہے لوکل باڈیز ہے یہاں صرف پالیسی میٹرز طے ہوتے ہیں تو اس لئے یہ پھر تمام ختم کرنی پڑیں گی اس لئے یہ سوال arise نہیں ہوتا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ، شکریہ جی next question جناب منظور احمد گیلگی صاحب

point of order

جناب منظور خان گیلگی ، میں وزیر موصوف کے جواب سے مطمئن اس لئے نہیں ہوں کہ یہ policy making bodies ہیں بلکہ یہ فنڈز بھی provide کرتے ہیں اگر policy making bodies ہوتے تو یہ فنڈز جو ہیں وہ کبھی بھی provide نہ کرتے جس طرح انہیں خود علم ہے کہ پیپلز ورکس پروگرام کے لئے لوکل گورنمنٹ سے ہی فنڈز استعمال ہونے پھر کیسے کہتے ہیں کہ policy making body ہے۔ دوسری بات یہ ہے جب فیڈرل میں یہ ministries موجود ہیں اور صوبے میں بھی تو کیا اس کی ضرورت ہے کہ یہاں federal ministries اس طرح سے چلیں۔

چوہدری امیر حسین ، محترمہ! ایک تو یہ point of order ہے اس کا جواب دینا ضروری بھی نہیں ہوتا اور میرے فاضل دوست کے علم میں ہے جو بھی صوبے میں implementation ہوتی ہے وہ فیڈرل کے ذریعے سے نہیں کسی صوبائی ایجنسی کے ذریعے سے ہوتی ہے ضلع کونسل ہو لوکل باڈی ہو، ہائی ویز ہو، بلڈنگز ہو، وہ صوبائی گورنمنٹ کرتی ہے اور وہ صوبائی گورنمنٹ کے ذریعے ہوتی ہے۔ دوسرا جو انہوں نے سوال کیا ہے وہ لوکل باڈیز کی ministry کا نہیں یہ کیپینٹ ڈویژن سے کسی وقت سوال کریں تو اس وقت یہ سوال arise ہو سکتا ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین، شکریہ۔ next question سید عبداللہ شاہ نمبر 106 -

TELEPHONE EXCHANGES OF DISTT. DADU

106. *Syed Abdullah Shah : Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the Telephone Exchanges in TALTI, BUBAK and JHANGARA of District Dadu are not working properly, if so, the steps taken by the Government for their maintenance ?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi : No all the three C.B. Exchanges i.e. Talti, Bubak and Jhangara of District Dadu are working satisfactorily.

میڈم ڈپٹی چیئرمین، سیکرٹری، جناب سید عبداللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah: I will only try to inform the honourable Minister that the answer that has been supplied to him is totally wrong. He is being mis-informed. Because I do not put a question just for the sake of it. I am again making a statement on the floor of the House that these three Exchanges are not working at all. They are in a very bad shape and he may kindly enquire into it and take action against the officer who has provided him a wrong answer.

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: I will certainly make no enquiry personally and if the answer is not right I assure the honourable member that action will be taken against the officer.

Syed Abdullah Shah: Thank you very much.

Madam Deputy Chairman: Next question no. 107, Syed Abdullah Shah.

INDUS HIGHWAYS

107. *Syed Abdullah Shah: Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the National Highway and the Indus Highway in Sindh are in a dilapidated shape, if so, the steps taken by the Government for their repairs?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: No, they are not in a dilapidated shape. The over all condition of National Highway and Indus Highway in Sindh is satisfactory.

However, some sections require repairs/rehabilitation and no amount of Rs.156 million has been earmarked for this purpose for financial year 1991-92.

Syed Abdullah Shah: Again, I would make the same request. He himself is not travelling on the same roads. Now he is only flying. He should know, the roads are really in a very bad shape and he should do something about it.

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: Definitely the Indus Highway Authority is planning for the repairs and maintenance for the year 1991-92 and on National Highway also we are planning for the repairs and 1.56

million will be spent in 1991-92 and I will make sure any road which is not in order. I will personally go and check it. If it is not in order, I assure the member that it will be done, it will be repaired in the next year.

Syed Abdullah Shah: Thank you very much.

سید مظہر علی، جناب میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جب وہ فرما رہے ہیں کہ سڑکیں صحیح حالت میں ہیں تو ان کا معیار کیا ہے ان کا ذاتی معیار ہے یا پاکستانی معیار ہے یا انٹرنیشنل معیار ہے۔

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی، پہلے جو سڑکیں بنی ہوئی ہیں ان کی ہم مرمت کر رہے ہیں لیکن نئی جو سڑکیں ہیں وہ انٹرنیشنل معیار کے حساب سے بنا رہے ہیں۔ انڈس ہائی وے میں ایک نیا stretch add کر رہے ہیں جو 147 کلومیٹر کا ہوگا اور جس کی لاگت 1100/- ملین ہوگی اور یہ نوری آباد سے سیون کو connect کرے گا وہ انٹرنیشنل معیار کے مطابق ہوگا جو پرانی سڑکیں ہیں ان کو ہم repair اور maintain کر رہے ہیں۔

Madam Deputy Chairman: Next question No.108.

108. *Syed Abdullah Shah: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) The number of passenger and Cargo Ships owned by the Pakistan National Shipping Corporation, indicating also their capacity in tonnage; and

(b) the average yearly income from them during the year 1988, 1989 and 1990?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoui: (a) PNSC owns (1) passenger ship with 5,772 dead weight tons and (21) cargo ships with total dead weight of 346,944 tons.

(b) Average year operating income for cargo ship is as under:

1988 Rs. 8.56 million

1989 Rs.20.15 million

1990 Rs. 2.30 million

Passenger ships operations have resulted in operating loss as under:-

1988 Rs.20.09 million

1989 Rs.20.17 million

1990 Rs.18.84 million

Syed Abdullah Shah: Will the honourable Minister be pleased to explain why the income from cargo ships in 1988 is 8.56 million, then in 1989 it rose to 20.5 million and then in 1990 it just decreased to 2.30 million. There is a hell of difference in the incomes. So, how is it?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: Well the income has decreased in 1989 before this Government came into power but in 1990 onward the income has increased. In 1990 the income was 2.30 million and in 1989 the income was 20.15 million - the income has decreased. We will look into it definitely and I will provide him why the income has decreased, we will provide this information to the honourable Senator.

Syed Abdullah Shah: The figures that I get, give me the impression which may not be correct that National Shipping Corporation is not a profit making organization. So, is the Government thinking of selling this organization also because it is not giving them enough returns?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: Right now no such proposal is under consideration but we have issued licences in the private sector also. We have issued about 22 licences in private sector to make sure that there is a

healthy competition between the private sector and the public sector.

Madam Deputy Chairman: Syed Abdullah Shah -

supplementary.

Syed Abdullah Shah: One more supplementary question. Will the honourable Minister state the steps he proposed to take to make this organization profit making?

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی، جناب والا! ہم نے ٹینکروں کا اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔ نئے شپس کا اضافہ کرنا چاہتے ہیں اور یہ تجویز جو ہے یہ زیر غور ہے۔ انشاء اللہ نئے ٹینکرز اور نئے شپس حاصل کرنے کے بعد، میں سمجھتا ہوں کہ یہ organization جو ہے یہ منافع میں پلے گی۔ اس وقت جو ہمارے پاس شپس ہیں یہ کافی پرانے ہیں، اس لئے یہ organization جو ہے یہ اتنا منافع نہیں کما رہی ہے۔

حافظ حسین احمد، جناب والا! جس طرح یہاں بتایا گیا ہے کہ یہ محکمہ نھان میں جا رہا ہے تو کیا اسے بھی پرائیویٹ سیکٹر میں دینے کا کوئی پروگرام ہے۔

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی، میں اس کے بارے میں پہلے کہہ چکا ہوں۔

حافظ حسین احمد، میرا مقصد ہے کہ اس کے لئے کسی نے اپلائی بھی کیا ہے یا نہیں؟

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی، اس کو پرائیویٹ سیکٹر میں دینے کا ابھی تک کوئی منصوبہ بھی زیر غور نہیں ہے۔

Madam Deputy Chairperson: Next question No.109.

109. *Akhunzada Behrawar Saeed: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Senator Dr. Bisharat Elahi recommended the installation of VHF (Radio Link PCO) in village Bagh Poor

Deri (Bharde) Tehsil Haripur Hazara;

(b) whether it is also a fact that Ministry of Communications took further action vide letter No.1(2)/91-DIR (T) dated 30-1-1991; and

(c) if the answer to 'a' and 'b' above be in the affirmative, the progress made so far in this regard, indicating also the time by which VHF (Radio Link) PCO will be installed in the said village?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoti: (a) Yes, but not out of discretionary annual quota of long distance PCO.

(b) Yes.

(c) The said PCO cannot be installed as this place does not meet the criteria in terms of population.

اخترزادہ بہرہ ور سعید، ضمنی سوال، جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ 'yes' بھی ہے اور 'but' بھی ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے کہ پہلے کہتے ہیں کہ ہاں اور پھر کہتے ہیں کہ discretionary annual quota of long distance میں سے نہیں ہے۔ یہ بھی کوئی criteria ہے کہ long distance کے لئے کوئی اور discretionary quota ہے اور short distance کے لئے کوئی اور quota ہے۔

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی، جناب والا! میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ جس وقت یہ case recommend کیا گیا تھا اس وقت سینیٹرز کا کوئی بھی discretionary quota نہیں تھا، یہ چونکہ ایک سینیٹر کی normal recommendation تھی، اس کو سٹی کیا گیا اور یہ پلا گیا کہ جو پی سی او لگانے کی requirements ہیں، وہ یہ پوری نہیں کر رہی ہے۔ Requirements کے لحاظ سے کم از کم تین ہزار کی پاپولیشن ضروری ہے اور اس جگہ کی پاپولیشن 1270 کے قریب تھی۔ اس لئے وہاں پی سی او نہیں لگایا جاسکا۔

اخترزادہ بہرہ ور سعید، ضمنی سوال۔

میڈم ڈپٹی چیئر پرسن، اخترزادہ صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید، جناب والا! میں ان سے پوچھوں گا کہ اس گاؤں میں ہائی سکول ہے، BHU ہے، گرلز سکول ہے، پرائمری سکول ہیں، یونین کونسل کا ہیڈ کوارٹر بھی ہے۔ زکوٰۃ کمیٹی وغیرہ بھی ہے، تو جب یہ سب چیزیں وہاں ہیں تو پھر آبادی کی آڑ لے کر کیوں یہ کام نہیں کیا جاتا۔ جب یہ ساری سہولتیں وہاں ہیں تو یہ سہولت کیوں نہیں دی جاسکتی۔

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی، جناب والا! آبادی بھی ایک requirement ہے۔ یہ تین ہزار ہونی چاہیئے۔ ہم نے اس کو relax نہیں کیا، ہم چاہتے ہیں کہ جو department کی requirements ہیں وہ پوری ہوں۔ اگر department کی requirements پوری نہیں ہوں گی تو ہم وہاں پی سی او نہیں لگائیں گے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید، ضمنی سوال۔ اس محکمہ سے متعلقہ ہر روز یہ خوشخبری آتی ہے کہ 24 گھنٹوں میں ٹیلیفون لگ جایا کرے گا۔ جتنی بھی کمی ہے وہ پوری ہو جائے گی۔ کوئی مشکلات بھی پیش نہیں آئیں گی۔ تو پھر ان چیزوں کی آڑ لے کر پی سی او دینے سے کیوں انکار کیا جاتا ہے۔ یہ تو بہت اہم جگہ ہے، کیا وہ اس بات پر دوبارہ غور نہیں فرمائیں گے کہ یہ جو پاپولیشن کی requirement ہے اس کو ذرا relax کر دیں۔

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی، میں اپنے معزز رکن کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ہم نے ایک نئی summary بنائی ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ مسئلے سے جو requirements ہیں ان کو کم کیا جائے۔ ہم اس تجویز پر غور کر رہے ہیں کہ صوبہ سرحد میں پاپولیشن کی حد 3 ہزار سے گھٹا کر 1500 کر دی جائے۔ جیسے ہی یہ summary منظور ہو جائے گی ہم اس پر عمل شروع کر دیں گے۔ انشاء اللہ! صوبہ سرحد کے ہر اس گاؤں میں جہاں 1500 کی آبادی ہوگی، وہاں کوڈ مٹنے کی صورت میں پی سی او لگائیں گے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین، وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔ چوہدری امیر حسین صاحب۔

چوہدری امیر حسین، محترمہ کل بھی میں نے جب اجلاس ختم ہو رہا تھا تو گزارش کی تھی اور آج بھی کر رہا ہوں کہ میں نے اور میرے دوسرے ساتھی وزیر ریلوے نے کہیں جانا ہے اس لئے ہاؤس اجازت دے تو پہلے وہ تحریک اتوا جو کہ Communications سے متعلق ہیں ان کو لے لیا جائے، وزیر مواصلات یہاں رہیں گے۔ بعد میں یہ بھی میرے ساتھ جائیں گے۔ اس لئے میں

LEAVE OF ABSENCE

میڈم ڈپٹی چیئرمین: اب رخصت کی درخواستیں ہیں۔

سید محمد شاہ جیلانی صاحب نے اپنی طبیعت کی ناسازی کی بنا پر پورے مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

POINT OF ORDER Re: REPLIES NOT RECEIVED OF THE
DEFERRED QUESTIONS.

Syed Iqbal Haider: Point of order.

Madam Deputy Chairman: Point of order, Iqbal Haider sahib.

سید اقبال حیدر: میڈم صاحبہ! آج ہی کے روز وزارت پیداوار سے متعلق ہمارا ایک سوال تھا جس پر انہوں نے کہا تھا کہ اس کا جواب ابھی نہیں آیا۔ میری گزارش صرف یہ ہے کہ آج بھی جمعرات ہے، اس لئے وزارت پیداوار کا دن ہونا چاہیئے تھا اور جو سوالات 7 مئی کو rota day پر آئے تھے اور ان کا جواب نہیں دیا گیا تھا ان کا جواب آج آنا چاہیئے تھا۔ وزارت پیداوار جو ہے وہ دانستہ طور پر ہمیں اس کا جواب دینے سے اجتناب کر رہی ہے۔ ہم نے جو سوال پوچھا ہے اس سے ان کی بدعنوانی پوری طور پر پکڑی جاتی ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ متعلقہ محکمہ نے ان کو سوال کا جواب بھیج دیا ہے۔ لیکن وہ جواب ہاؤس میں نہیں بھیج رہے ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: اب تو وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔ اس کے متعلق اگر آپ تفصیل جاننا چاہیں تو آفس میں آکر معلوم کر سکتے ہیں۔

سید اقبال حیدر: محترمہ! میں نے معلوم کیا تھا تب ہی میں نے یہاں پوائنٹ اٹھایا ہے کہ یہاں ابھی تک جواب نہیں آیا ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین، یہاں پر اس وقت اس کا جواب نہیں دیا جاسکتا ہے۔

سید اقبال حیدر، اس سلسلے میں آپ ان کو کوئی ہدایت جاری کریں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین، ٹھیک ہے آپ تشریف رکھیں، اگلی تحریک التوا، نمبر 57 ہے۔

یہ سید عبداللہ شاہ کی ہے، نمبر 77 جناب محترم احمد صاحب اور فصیح اقبال صاحب کی ہے، یہ دونوں ایک ہی نوعیت کی ہیں۔ میرا خیال ہے سب کو اکٹھا ہی لے لیتے ہیں۔

Syed Abdullah Shah: We have no objection to that.

(interruption)

Syed Abdullah Shah: Madam Chairperson, there is a lot of noise in the House, I will request you to please bring the House in order.

ADJOURNMENT MOTIONS

Madam Deputy Chairman: Order in the House. Abdullah Shah Sahib please move your adjournment motion.

(i) Re: ATTACK BY DACOITS ON MOENJODERO EXPRESS

TRAINS

Syed Abdullah Shah: I bet to move that the routine business of the House be adjourned to discuss a matter of great public importance and of recent occurrence and of urgent nature; namely "Attack by Dacoits on Moenjodaro Express near Piara Goth Railway Station in district Dadu (Sindh) causing serious injuries to two women passengers as reported in daily "Frontier Post" dated 23-05-1991.

میڈم ڈپٹی چیئرمین، اگلی ہے جناب محترم احمد صاحب، اس پر پہلے سارے محرک بول لیں۔ محترم احمد صاحب کے move کرنے کے بعد آپ کو موقع دستیاب ہوگا۔

سید عبداللہ شاہ ، آپ نے کہا تھا کہ میں پہلے انہی پڑھ لوں۔
میڈم ڈپٹی چیئرمین ، ٹھیک ہے جی۔

(ii) Re: HEAD ON COLLISION BETWEEN TWO TRAINS

NEAR KASHMORE

Syed Abdullah Shah : This is Adjournment Motion No . 70
moved by me and Mr, Gulzar Ahmed Khan.

I beg to move that the business of the House be adjourned to discuss a
matter of urgent importance that is the head on collision between the two trains
in the early hours of Friday near Kashmore Railways Station as a result of which
three persons died and hundred sustained injuries.

میڈم ڈپٹی چیئرمین ، سید فصیح اقبال صاحب۔
سید فصیح اقبال ، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ عوامی اہمیت کے اس قومی مسئلہ کے
اوپر فوری طور پر بحث کی جانے کے پیارا گوٹھ ریلوے ضلع دادو سندھ کے قریب ڈاکوؤں نے مہنجو
داڑو ایکسپریس پر فائرنگ کی جس میں دو عورتیں بری طرح زخمی ہو گئیں۔ لہذا معزز ایوان اس مسئلہ پر
بحث کرے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ، سید اقبال حیدر صاحب تحریک اتوا 71۔

(iii) Re: DERAILMENT OF A GOODS TRAIN NEAR GOLRA

SHARIF, RAWALPINDI

Syed Iqbal Haider : I beg to move that it has been reported in the
daily "Frontier post" of 25th May, 1991 that as many as 24 bogies of a goods
train were derailed after it collided with a shunting train on the branch line near
Golra Sharif some ten kilometers from Rawalpindi on Friday.

This incident happened due to sheer negligence on the part of the cabin staff who diverted a shunting train on the track where goods train was coming. All 24 bogies of the goods train were badly damaged and goods worth lacs of rupees were destroyed. The Accident on this branch line is said to be the biggest and worst of its kind. It is a matter of urgent public importance and of recent occurrence. Therefore, I request that the normal business of the House be suspended for discussion on this issue.

Madam Deputy Chairman : No. 73, Prof. Khurshid Ahmed.

(iv) Re: Collision of up train Abaseen Express near Kishmore, Sindh

Prof. Khurshid Ahmed : Madam Chairperson, I seek the leave of the House to move the following adjournment motion.

It has been reported in the daily "Dawn" of today that 4 persons died and 40 injured on the morning of 24th May, 1991 due to the collision of up Abaseen Express with a passenger train between Kashmore and Bakhshpur Railway Stations. It has also been reported in the same newspaper that a possible disaster at Rawalpindi Railway Station was averted when 24 bogies carrying goods and was speeding at almost 100 miles per hour were derailed in Rawalpindi Railway Station the same night.

Since these unfortunate recent happenings relate to the failure of the Railway Department which is the Federal responsibility and is a matter of national importance, I seek the leave of the House to suspend the normal business to discuss the same.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب میر ہزار خان بھرائی وزیر برائے ریلوے۔

میر ہزار خان بجا رانی ، محترمہ یہ تین مختلف موٹرز ہیں چونکہ آپ نے فیصلہ کیا ہے کہ سارے ایک ساتھ ہی لئے جائیں تو میں ان تینوں کو اپوز کرتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب سید عبداللہ شاہ صاحب۔

سید عبداللہ شاہ ، میڈم چیئرمین میں نے یہ تحریک التوا پیش کی ہے about the

firing on Mohenjodaro Express and causing injuries to the passengers ایک میں نے پہلے بھی move کی تھی جو واقعہ نوابشاہ کے علاقے میں پختری کے مقام پر ہوا تھا جہاں پر کچھ لوگوں پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا تھا۔ میں نے وزیر صاحب کو بتایا تھا کہ اس بات کو ایسا نہ سمجھیں یہ آگے بڑھے گی۔ انہوں نے مجھے یقین دہانی کرائی تھی کہ مناسب اقدامات اٹھانے جائیں گے تاکہ ریلوے سلامتی سے چل سکے۔ اس کے بعد یہ واقعہ ہوا ہے جس کے لئے میں نے موٹن پیش کر دیا۔ اب اس کی seriousness میرے لئے خصوصاً اس لئے بڑھ گئی کہ ابھی ایک سلطان احمد چانڈیو کا بیان آیا تھا جس کا کافی پتہ چلا ہوا آپ نے بھی اخباروں میں پڑھا ہوگا میں اس کو دہرانا نہیں چاہتا لیکن اس نے آخر میں یہ کہا ہے جنگ اخبار میں جو رپورٹ آئی ہے۔ مجھے ڈاکوؤں نے کہا کہ ہم اب ریلویز پر بھی حملے شروع کریں گے۔ اس کے بعد پھر فرنٹیر پوسٹ میں خبر آئی ہے کہ دادو پریس کلب میں ڈاکوؤں کا کوئی لیٹر پڑھا گیا ہے جنہوں نے چائیز کو اٹھایا۔ انہوں نے پھر سے کہا کہ ہم ریلویز کے اوپر حملہ کریں گے۔ اب محترمہ آپ دیکھ رہی ہیں کہ سندھ کی حالت پتہ نہیں کہاں جا رہی ہے۔ چانڈیو صاحب فرماتے ہیں کہ غلام مصطفیٰ جتوئی صاحب کا جو بھٹہ ہے اس میں ڈاکو فھرے ہوئے ہیں جبکہ جتوئی صاحب نے فرمایا کہ وہ میں نے سندھ کے چیف منسٹر کو دیا تھا۔ آج جتوئی صاحب نے کہا ہے کہ این ایل سی کے ٹرک ڈاکوؤں کو ہتھیار پہنچا رہے ہیں۔ این ایل سی تو فیڈرل ایجنسی ہے اور رنجرز بھی اس کی مدد کر رہے ہیں پولیس بھی ڈاکوؤں کی مدد کر رہی ہے اب آپ یہ بتائیے ان حالات میں میں کس کو accuse کروں اور کس سے توقع کروں کہ جو ہمارا بچاؤ کر سکے۔ بجا رانی صاحب میرے محترم ہیں یہ ان کی اپنی آن کا سوال ہے۔

Because Mr. Bajarani is a Railway Minister and you are also one of the important persons from Sindh, so you should kindly see that at least the railways are safe from the dacoits. This is in your own personal interest also.

Because you know your Government agencies what they are doing there. I have absolutely no faith in the Government agencies. I had even told you on that day. He was saying that I am writing to this provincial Government and they will do. They are interested in doing something better job rather than the maintainance of Law and order situation in Sindh. So, please take it very seriously, It is very serious matter. This is going to affect the entire nation. It is not only affecting locally Dadu or Nawabsha. No, the whole Pakistan is being affected by it. The entire economy actually will be affected. I am happy to know that the National Highways are in the jurisdiction of the Federal Government. Roads are unsafe, roads are being looted. People are being kidnapped on the roads. So, the Federal Government has to wake up to do something. There is no question of provincial autonomy or provincial subject. This is not a provincial subject. It is a matter of national importance. The Federal Government should take action in this regard. This is my submission. Other members will also speak on the other issues.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال ، محترمہ میں بھی محترم سید عبداللہ شاہ صاحب کی حمایت کرتا ہوں۔ جہاں تک ریلوے کا تعلق ہے محترم وزیر صاحب نے یقین دہانی کرائی تھی کہ ریلوے سیکورٹی کے نظام کو بہتر بنایا جائے گا چونکہ یہ واقعات آج کے نہیں ہیں۔ بلکہ پچھلی حکومت میں بھی یہ واقعات ہوئے اور ریل گاڑیوں پر فائرنگ ہوئی۔ اس وقت تو یہ حادثاتی معلوم ہوا لیکن اب تو ڈاکوؤں نے باقاعدہ آپریشن شروع کر دیا اور جیسے شاہ صاحب نے فرمایا کہ انہوں نے باقاعدہ لیٹر پھپھوانے اور پریس کلب کو دینے کہ اب ہمارا حملہ ریلوے پر ہوگا۔ اگر خدا نخواستہ ریلوے کو انہوں نے مظل کر دیا تو پھر پاکستان کے اس واحد کمیونیکیشن کے ذریعے کے نہ ہونے سے عوام کو شدید تکلیف ہو جائے گی۔ اس طرح پھر کوئی راستہ نہیں ہوگا سڑکیں ویسے بند ہیں رات کو ہانی وے پر کوئی آدمی

سفر نہیں کرتا بلکہ دن دہاڑے لوگ اغوا ہو رہے ہیں۔ ریلوے ہی ایک ایسا ذریعہ آمدورفت ہے جو رابطے کا کام دے رہا ہے۔ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا فرض ہے کہ انہیں روایتی ریلوے پولیس کو شامل نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ شک ہے کہ کچھ ریلوے پولیس کے لوگ بھی ملے ہوئے ہیں لہذا سندھ میں عام یہ بھی شکایت ہے کہ پولیس ڈاکوؤں سے ملی ہوئی ہے ورنہ وہ اتنا بڑا آپریشن نہیں کر سکتے۔

لہذا میری ایوان کی وساطت سے تجویز ہے کہ ریلوے سیکورٹی نظام کو بہتر بنائیں کمانڈو سسٹم رکھیں۔ اس کے علاوہ پائٹ سروس بھی شروع کرو جس طرح ۵۶ تک وہاں خبروں کے سلسلے میں کیا گیا تھا۔ لہذا میری ان سے استدعا ہے کہ ریلوے سیکورٹی نظام پولیس سے ہٹ کر بنائیں اور خود بھی چیکنگ کریں جو روایتی افسروں کی وساطت سے نہ ہو۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب سید اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider : Madam Chairperson, the incidents of collision of trains are on no alarming increase and this is one of the incidents that I have drawn the attention of this House which is very recent incident and which has occurred purely due to the negligence of the staff. Despite the fact that more than a week has passed I have not read if any action has been taken against the persons who have committed this act of negligence which has resulted in colossal loss of the goods as well as the assets of the Government and the people.

Madam Chairperson, though no assurance was given by the honourable Minister that the Railways working is extremely dissatisfactory even according to them last week when a similar motion was discussed in this House there appeared to be no sign of improvement. In fact there is further deterioration in a rapid manner and I am really at a loss to understand as to how this menace will be controlled by the Ministry. Thank you.

Madam Deputy Chairman : Prof. Khurshid Ahmed.

پروفیسر خورشید احمد ، محترم چیئرمین صاحبہ مجھے تعجب ہے کہ ہمارے عزیز بھائی اور محترم وزیر نے ان تحریکات اتوا کی مخالفت کی وہ خود اس بات کے معترف ہیں اور اس سے پہلے اسی نوعیت کی ایک تحریک وہ منظور کروا چکے ہیں اس سے یہ بات کم از کم ثابت ہے کہ ریلوے کا اس نوعیت کا حادثہ جو جان و مال کی تباہی پر منتج ہوتا ہے۔ وہ اتنا اہم واقعہ ہے کہ اس پر تحریک اتوا قبول کی جائے۔ میں آپ کو یاد دلاؤں گا کہ برصغیر کی تاریخ میں انگریزوں کے دور حکومت میں برسوں میں کوئی ایک واقعہ ہوتا تھا اور جو یسٹ اینڈ کونسل اس زمانے میں تھی اس میں اس پر ایک تحریک اتوا منظور ہوتی ہے۔ پاکستان بننے کے بعد بھی کئی سالوں میں ایک واقعہ ہوا شروع میں ہندوستان میں 'یو پی میں جب پہلا واقعہ ہوا اس وقت متعلقہ وزیر نے استعفیٰ دے دیا تھا۔ بلاشبہ اس کی براہ راست ذمہ داری نہیں تھی۔ لیکن اس نے کہا کہ میں ذمہ داری لیتا ہوں اور میں resign کرتا ہوں۔ انگلستان میں 'کم از کم اپنے دس سالہ قیام کے دوران میں کہہ سکتا ہوں کہ صرف دو واقعات ہوئے۔ ایک کمپیوٹر کا اور ایک ریل کا جاپان میں غالباً کئی سالوں کے بعد ابھی ایک واقعہ ہوا ہے۔ اور وہ بھی 'collapse of bridge under construction' ہوا تھا۔ ہمارے ہاں جس رفتار سے یہ واقعات ہو رہے ہیں۔ اس کی بنا پر یہ plea نہیں لی جاسکتی کہ یہ اہم نہیں۔ جو بات کسی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ اتنی جلدی ہم دوبارہ کیسے لے لیں۔

یہاں میں ایک موقف آپ کے سامنے پیش کروں گا کہ ہر حادثہ ایک منفرد واقعہ ہے۔ ہر واقعہ جس میں ایک انسان کی جان جانے وہ ایک منفرد واقعہ ہے۔ محض یہ کہہ کر کہ اور بھی لوگ مارے گئے ہیں اور بھی حادثات ہوئے ہیں اسے ایک عمومی چیز نہیں قرار دیا جاسکتا۔ یہ ایک specific واقعہ کے بارے میں ہے اور اس میں سے ہر واقعہ اتنا اہم ہے کہ اس کا نوٹس لیا جانے اس پر گفتگو کی جانے اور حقیقت یہ ہے کہ حکومت اور حکومت کے ذمہ دار افراد کی نیند حرام ہونی چاہیئے۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ادھر ریلوے کی بوگیاں گر رہی ہیں ادھر حادثے ہو رہے ہیں۔ ایک حادثہ ہو جاتا ہے اس کے بعد بھی کان پر جوں نہیں رینگتی ہے۔ اباسین والے واقعہ میں چار افراد مارے گئے ہیں۔ متعدد افراد زخمی ہوئے ہیں۔ دس افراد شدید زخمی ہوئے ہیں۔ تو یہ چیزیں اتنی اہم ہیں کہ ان کا نوٹس لیا جانے اور پارلیمنٹ کا کام ہی یہ ہے کہ اس نوعیت کی خرابیاں جہاں ہوتی ہیں اس کا احتساب ہو۔ تحریک اتوا اسی احتساب کا نام ہے اور میرا خیال ہے حکومت کو اس بھاگنا نہیں چاہیئے اسے فیس کرنا چاہیئے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین، میر ہزار خان، بھرائی صاحب۔

(interruption)

Jam Karar-ud-din: It shall not revive discussion on a matter including the discussion on the admissibility of no adjournment motion which has been discussed in the Senate or in the National Assembly within last four months. This sort of matter has already been discussed in this very Senate pertaining to Railway accidents. Same discussion of same nature cannot be revived.

(Interruption)

سید عبداللہ شاہ، اگر ایک ریوے ایکسپرنٹ ہو جانے اور اس پر ڈسکشن ہو جانے تو پھر یہ ایکسپرنٹ ہوتے رہیں اور خاموش رہیں کیونکہ ہم اس پر ایک مرتبہ ڈسکشن کر چکے ہیں 'This is not the rule, I beg to differ'.

میڈم ڈپٹی چیئرمین، میرے خیال میں ڈسکس نہیں ہوا تھا۔

Jam Karar-ud-Din : Discussion has taken place.

میڈم ڈپٹی چیئرمین، میر ہزار خان، بھرائی صاحب۔ یہ پہلے ڈسکس ہوا ہے؟

میر ہزار خان، بھرائی، محترمہ چیئر پرسن صاحبہ، اس نوعیت کا ایک واقعہ مسئلے ضرور ڈسکس ہوا تھا لیکن ان تینوں particular incidents میں سے کوئی بھی ڈسکس نہیں ہوا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین، یہ نہیں ہوا اور اسے سے متا جلتا اگر ہوا ہے تو

That can not affect this one.

میر ہزار خان، بھرائی، متا جلتا ضرور ہوا ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین، جناب میر عبدالجبار خان صاحب، آن اے پوائنٹ آف آرڈر۔

میر عبدالجبار، محترمہ چیئر پرسن، بہت بہت شکریہ، آپ کا۔ دو مختلف واقعات پاکستان

ریلوے کے سلسلے میں اس وقت زیر بحث ہیں۔ ایک کا پہلو تخریب کاری سے ہے اور دوسرا محکمہ ریلوے کے حکام کی غفلت مجرمانہ غفلت کا ہے۔ یہ دونوں امور اس وقت زیر بحث ہیں ریلوے حکام کی مبینہ غفلت کے ایک واقعہ کا میں معنی شاہد ہوں۔ اس ماہ کی 24 تاریخ کا واقعہ ہے میں پنڈی شہر سے اپنی گاڑی میں اسلام آباد آرہا تھا تو راستے میں ایک ریلوے کراسنگ آیا جو غالباً گولڑہ شریف کا ریلوے کراسنگ کہلاتا ہے۔ پچانک بند تھا لہذا میں وہاں پر کھڑا ہو گیا۔ پچانک بند تھا دن کے دو بجکر غالباً گیارہ منٹ ہونے تھے۔ میں نے دیکھا کہ کچھ ونگین جن میں بحری اور سینٹ قسم کی چیزیں بھری ہوئی نظر آ رہی تھیں بہت تیزی سے ریلوے اسٹیشن گولڑہ شریف کی سمت سے پنڈی کی جانب بغیر انجن کے آتی دکھائی دیں میں نے محسوس کیا کہ اگر یہ ونگین پنڈی ریلوے اسٹیشن میں داخل ہو گئیں تو ایک طوفان برپا ہو جانے کا لوگ مر رہے اور املاک کا بہت نقصان ہوگا۔ میں سوچ ہی رہا تھا تو میں نے دیکھا اس بول کراسنگ کا کہیں میں جو نہایت تیزی سے بجائے ہوا آرہا تھا اس نے نہایت پھرتی سے کانٹا تبدیل کر دیا اور تیزی سے آتی ہوئی ونگین کو پنڈی جانے والی مین لائن سے ہٹا کر باہر نکلنے والی لائن پر ڈال دیا۔ غالباً اس وقت ان بولگوں کی سپیڈ پچاس اٹھ میل فی گھنٹہ ہوگی۔ بولگیاں جو تیزی سے پنڈی کی سمت جا رہی تھیں۔ کانٹا تبدیل کر دیا اور تیزی سے جا رہی تھیں۔ کانٹا تبدیل ہونے کے باعث نیچے گرتی چلی گئیں اور خوشاک آواز بند ہوئی۔ اس کے فوراً بعد چار پانچ ڈبے اور آتے دکھائی دیے اور تین پھر آئے۔ دو پھر آئے۔ یہ تمام ونگینز ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے کھڑے میں گرتے گئے۔ یقیناً اس میں لاہروانی کا عنصر بہت زیادہ ہے۔ اس میں ریلوے حکام نے محمانہ ایکشن لیا ہوگا۔ انکوائری بٹھائی ہوگی، جہاں وزیر موصوف نے انکوائری بٹھائی ہوگی میں سمجھتا ہوں وہ کہیں میں جس نے کانٹا تبدیل کیا اور ریلوے اسٹیشن پنڈی کو خوشاک اور بھیانک حادثہ سے بچایا اس کا یہ فعل نہایت ہی قابل تحسین اور قابل ستائش ہے۔ آپ اس کہیں میں کو انعام دیجیئے گا۔ اور دوسری طرف جو مجرمانہ غفلت ہوئی ہے اس کے خلاف تادیبی اقدام کیجیئے گا۔

سید مظہر علی، پوائنٹ آف آرڈر، میڈم چیئرمین، میرے دوست نے بڑی اچھی بات کی ہے مگر یہ روایت نہیں بننی چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ صرف محرکین ہی بول سکتے ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین، انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر سہا ہے۔ جیسے آپ کو اجازت

دی ویسے ہی ان کو بھی اجازت دی تھی۔ جناب میر ہزار خان، بھارانی صاحب،

میر ہزار خان، بھارانی، بہت بہت شکریہ معزز، سب سے پہلے تو میں آپ کے توسط سے اس ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم پوری طرح سے ان واقعات پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور ہماری طرف سے کبھی کوئی غفلت یا ایسا کوئی عمل نہ پہلے ہوا ہے نہ انشاء اللہ ہوگا جس سے یہ تاثر ملے کہ ہم نے ان حالات کو جوں کا توں چھوڑا ہوا ہے اور ان پر نظر نہیں رکھی ہوئی اور میں آپ کے توسط سے ذاتی طور پر معزز ممبران کو یقین دلانا ہوں کہ میں نے جب سے مجھے یہ چارج ملا ہے ذاتی دلچسپی لی ہے اور جو بھی ممکنہ اقدامات، سیفٹی اور سیکورٹی اور efficiency کے لئے میں کر سکا ہوں وہ میں نے کئے ہیں اور میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ ہم میں بالکل مثبت اور پرفیکٹ انتظامات کئے ہیں۔ اس میں یقیناً خامیاں بھی ہوں گی۔ اس میں improvement کی گنجائش موجود ہے۔ اور ہم کوشش کریں گے کہ اسے ہم مزید improve کریں۔ اس میں ممبر صاحبان کا بھی میں تعاون چاہوں گا کہ وہ اپنی تجاویز جس طرح ہمیشہ دیتے آئے ہیں اور میری رہنمائی کرتے آئے ہیں وہ میری راہنمائی کریں۔ ہمارا نیک ان تین تحریک التواء کا تعلق ہے ان پر میں ایک ایک کر کے مختصر سی statements آپ کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا۔

سب سے پہلا واقعہ جو سید عبداللہ شاہ صاحب اس ایوان کے نوٹس میں لائے تھے وہ تھی فائرنگ۔ پیارو گوٹھ کے قرب ہماری ایک ٹرین پر۔ اصل میں اس کا بیک گراؤنڈ یہ ہے کہ 21 تاریخ کو تقریباً ڈیڑھ بجے ایک ڈاکوؤں کے ٹوے نے جس میں تقریباً گیارہ بارہ کے قریب لوگ شامل تھے۔ پیارو گوٹھ میں ایک شخص شوکت علی کے گھر پر، اغوا کے خیال سے حملہ کیا تھا اور فائرنگ کرتے ہوئے انہوں نے اس شخص کے گھر سے عرفان نامی ایک شخص کو اغوا کیا اور اسے اٹھا کر وہ وہاں سے فرار ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ ان کے تعاقب میں وہاں کے مقامی پولیس اور وہاں کے جو مقامی لوگ تھے وہ اپنے اپنے ہتھیار لے کر فائرنگ کرتے ہوئے آئے اور یہ واقعہ اس ریلوے اسٹیشن کے قریب کا ہے اسی امنا میں ہماری ٹرین موہنجو داڑو ایکسپریس اندرونی سنگل کراس کر کے اندر آئی اور جہاں ان کی کراس فائرنگ مٹنے ہی چل رہی تھی ڈاکوؤں، پولیس اور شہریوں کے درمیان اس کے بیچ میں یہ ٹرین آگنی اور اس کراس فائرنگ کے نتیجے میں ٹرین کی جو آخری بوگی تھی اس میں کچھ گولیاں نکلیں اور ان گولیوں کے لگنے کے نتیجے میں دو مسافر غواتین زخمی ہوئیں یہ ایک ایسی نوعیت کا واقعہ ہے جس میں ریلوے حکام یا ریلوے کی جو اسکاٹ پولیس ہے اس کو ہم

کسی بھی طرح اس کا ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتے البتہ ان کو الٹ ضرور رہنا چاہیئے اور اس اثنا میں ریلوے پولیس کو جیسا کہ میں نے پہلے بھی ایوان کے سامنے بیان کیا تھا کہ ہم نے سیکورٹی بڑھانی ہے اور ان کی تعداد میں اضافہ کیا ہے پہلے جو ریلوے پولیس کی ٹیم ریلوں پر ہوا کرتی تھی ان کی تعداد چار ہوا کرتی تھی جس میں ایک ہیڈ کانسٹیبل اور چار کانسٹیبل ہوا کرتے تھے لیکن ان واقعات کی وجہ سے اور اس وقت امن و امان کے جو سندھ کے حالات ہیں ان کی وجہ سے ہم نے ان کی تعداد بڑھا دی تھی اور اس خاص ٹرین پر اس وقت ہمارے پولیس کے دس آدمی موجود تھے ان میں ایک اے ایس آئی ایک ہیڈ کانسٹیبل اور آٹھ کانسٹیبل تھے انہوں نے بھی فائرنگ کی یہ کراس فائرنگ ہو رہی تھی اور ٹرین اس درمیان آگنی تو انہوں نے بھی اس دوران فائرنگ کی اور انہوں نے تقریباً ۲۵ راؤنڈ فائر کئے لیکن قسمتی سے دو خواتین زخمی ہو چکی تھیں ان کو فوری طور پر طبی امداد کے لئے دادو ہسپتال میں لے جایا گیا اور اس کے بعد انہیں نواب شاہ کے میڈیکل کالج ہسپتال میں لے جایا گیا جہاں ان کی حالت تسلی بخش ہے اور ان کا علاج ٹھیک ٹھاک طریقے سے ہو چکا ہے اس بیان کی روشنی میں میں سمجھتا ہوں کہ میرے فاضل دوست اس موشن کو پریس نہیں کریں گے اور میں یہ یقین بھی دلا دوں کہ ہم انشاء اللہ مزید کوششیں کریں گے اور صوبائی حکومت کی جو بنیادی طور پر امن و امان قائم کرنے کی جو ذمہ داری ہے اس کے تعاون سے ہم اپنی کوششوں کو مربوط کرتے ہوئے ریلوے کے سفر کو زیادہ محفوظ بنانے کی پوری کوشش کریں گے اور یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ سیفٹی اور سیکورٹی جو ہے وہ قائم رہے اور اس قسم کے واقعات آئندہ نہ ہوں۔

اس کے بعد جناب جو دوسری ایڈجرنٹ موشن یہاں پیش ہوئی ہے وہ کشمور اور جیک آباد سیکشن پر کشمور اور جٹاپور ریلوے اسٹیشن کے درمیان آباسین ایکسپریس اور پسنیئر ٹرین کے درمیان ہونے والے حادثے کے بارے میں ہے اصل میں اس حادثے کا جو سبب ہوا ہے وہ tele-communication کا بریک ڈاؤن تھا اس سیکشن پر پہلے کچھ عرصے سے tele-communication صحیح طور پر کام نہیں کر رہا تھا اور جیسے یہاں معزز سینیٹرز نے ذکر بھی کیا ہے کہ عام طور پر ٹیلیفون کی تاریں جن میں پینٹل ہوتا ہے وہ لوگ چرا کر لے جاتے ہیں کٹ کر لے جاتے ہیں جس سے tele-communication system خراب ہو جاتا ہے اور کچھ سیکٹرز میں سندھ کے اندر خاص طور پر یہ حرکت بڑے پیمانے پر ہو رہی ہے اور اس پر ہمارے وزیر

مواصلات صاحب زیادہ وضاحت کسی مناسب موقع پر کریں گے تو اس کی وجہ سے جو اس سیکشن پر tele-communication سسٹم تھا وہ فیل تھا اور اس کا متبادل جو ہوتا ہے کہ ایک انجن یا ایک انجن اور بوگی اگلے سٹیشن پر جاتی ہے اور وہاں پر ان کے جو فارمز ہوتے ہیں ان کو پن کر کے اس طرح سے ایک دوسرے کو انٹرمیشن دے کر ٹریک کا سسٹم بحال کیا جاتا ہے لیکن اس روز صبح انٹرمیشن دونوں سٹیشنوں کے درمیان نہیں آسکی اور ایک انٹرمیشن ان کو یہ ملی کہ اباسین شاید اپنے مقرر وقت سے دو گھنٹے لٹ ہے تو اس دوران جو پیسنیجر ٹرین کشمور پر جیک آباد جانا تھی سٹیشن ماسٹر نے اپنی صوابدید پر فیصلہ کیا ان کو یہ انٹرمیشن ملی کہ دو گھنٹے لٹ ہے انہوں نے سوچا کہ ہم اس ٹرین کو چلائیں اور بلاوجہ اسے نہ روکا جائے تو انہوں نے اس ٹرین کو جانے کی اجازت دے دی جبکہ حقیقت یہ تھی کہ وہ اباسین جو تھی وہ لٹ نہیں تھی بلکہ اپنے وقت پر آ رہی تھی یہ انسانی غلطی ضرور ہے اور ان کی غفلت ضرور ہے۔

میں یہاں اس ایوان کے فلور پر ان کو ہرگز پروٹیکٹ نہیں کروں گا اور یہ یقین دہانی کراؤں گا کہ جو لوگ اس میں ملوث تھے جن کی وجہ سے کچھ قیمتی جانیں ضائع ہوئیں ریلوے کا اتنا بڑا نقصان ہوا ان کو ہم کبھی بغیر سزا کے نہیں جانے دیں گے تو اس کے نتیجے میں یہ تصادم ہوا یہ بہت بڑا حادثہ بھی ہو سکتا تھا لیکن دونوں ڈرائیوروں نے جب آنے والے ایک دوسری کی ریلیں آتی ہوئی دیکھیں تو انہوں نے بریکیں لگائیں لیکن قسمتی سے وہ حادثہ روکا تو نہ جاسکا حادثہ ضرور عمل میں آیا لیکن جس طرح سے اخبارات نے رپورٹ کیا اس کی حقیقت وہ نہیں تھی اس میں موقع پر صرف ۲ اشخاص ہلاک ہوئے جس میں ایک پیسنیجر ٹرین کا ڈرائیور ہلاک ہوا ہے اور ایک پیسنیجر ہلاک ہوا ہے جس کا نام عبدالرحمان ہے اور ڈرائیور کا نام محمد اسماعیل تھا اور تقریباً ۱۱ اشخاص زخمی ہوئے جس میں ایک اباسین کے لوگوں کا ڈرائیور شدید زخمی تھا اور باقی جو اس میں زخمی تھے وہ اتنے شدید زخمی نہیں تھے اور بعد میں اباسین کا ڈرائیور ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسا تو یہ کل ۲ اشخاص تھے جن کی موت اس حادثے کی وجہ سے ہوئی ہے اور باقی جو ۱۱ آدمی اس حادثے میں زخمی ہوئے ان میں سے ایک کو فوری طور پر طبی امداد دے کر ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا تھا اور ۴ ایسے تھے جن کو وہاں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا اور ان کو طبی سہولتیں فراہم کی گئیں۔

میرے فاضل دوستوں نے اس غصے کا بھی اظہار کیا کہ شاید کوئی نوٹس نہیں لیا اور کوئی ایکشن نہیں ہوا تو میں اس ایوان کو یہ بتانا چاہوں گا کہ ہم نے فوری طور پر جو لوگ موقع پر

ذمہ دار تھے ان کو معلوم کیا ہے جن میں جیکب آباد کے ٹریک انسپکٹر tele-communication کے فورمین جیکب آباد کے اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کشمور کالونی کے اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر اور سٹیشن ماسٹر بٹنا پور شامل ہیں اس کے علاوہ ہم نے ایک انکوائری بٹھائی ہے اور اس انکوائری کے دائرے میں ہمارے 20 گریڈ کے افسر انسپکٹر فیڈرل گورنمنٹ انسپکٹر آف ریلوے ان کے ماتحت ہم نے انکوائری کنڈکٹ کی ہے اور جو لوگ بھی اس میں ملوث پائے گئے اور جن کی غفلت پائی گئی tele-communication system کیوں بحال نہیں ہوا اس کو درست کیوں نہیں کیا گیا اور کون اس کے ذمہ دار تھے وہ چاہے کتنے بھی بڑے پول کے افسر ہوں گے میں آپ کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ میں ان کے خلاف ایکشن ضرور لوں گا لیکن اس رپورٹ کا ابھی ہمیں انتظار ہے اور جیسے ہی وہ رپورٹ آنے لگی اس کی روشنی میں انشاء اللہ جتنے ذمہ دار لوگ ہوں گے ان کے خلاف ہم کارروائی کریں گے۔

جہاں تک جو اموات ہوئی ہیں ان کی compensation کا تعلق ہے وہ فوری طور پر ہم نے ہر متوفی کے ورثہ کو چھاس ہزار روپے کی compensation دینے کا فیصلہ کیا ہے اور انشاء اللہ کل ان تینوں کے ورثہ کو چھاس چھاس ہزار کے چیک deliver ہو جائیں گے اور جو چار زخمی ہسپتال میں داخل ہونے لگے ان کے لئے دس دس ہزار روپے کے چیک کا بھی ہم نے بندوبست کیا ہے وہ بھی انشاء اللہ کل ان کو ہم deliver کر دیں گے۔

جہاں تک سیفٹی اور سیکورٹی کا تعلق ہے میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ انشاء اللہ ہم مزید اقدامات اٹھائیں گے جس سے ٹرینوں کی فٹنگ بہترین انداز میں یقینی بنائی جائے اور سیفٹی اور سیکورٹی کو ہم بہتر بنا سکیں۔

اس کے بعد جو آخری ایڈجرنٹ موشن موو کیا گیا وہ ہے regarding 24 loaded wagons جو گولڑہ سٹیشن کے پاس derail ہوئیں۔ اصل میں حقیقت یہ تھی کہ ۲۴ تارخ کو تقریباً ۱ بج کر ۵۰ منٹ پر وہاں پر لوکل شنگ ہو رہی تھی چونکہ گولڑہ شریف سٹیشن سے کچھ decline پڑی کی طرف آتا ہے وہاں شنگ کے دوران ڈرائیور کی ضرور کچھ negligence ہوئی ہے وہ جس رفتار سے یا جس تیزی سے شنگ ہوئی ہے اور وہ بوگیاں وہاں سے نکل پڑی ہیں وہ اس انداز سے نہیں ہونی چاہیے تھی اور اس کو مزید احتیاط کے ساتھ یہ ساری شنگ کرنی چاہیے تھی لیکن اتفاق یہ ہوا ان کو اتنا جھکا لگا کہ وہ بوگیاں جن میں سے 4 میں سینٹ تھا اور 20 میں بھری بھری ہوئی تھی وہ

جب اس decline کی طرف موو کرنا شروع ہونی تو decline کی وجہ سے وہ سپینڈ پکڑتی گئیں۔
 لوہی کچھ negligence ضرور ہونی ہے ان کو بجانے لوپ لائن کی طرف divert کرنے کے میں
 لائن کی طرف کر دیا لیکن فوری طور پر جیسے یہ صورت حال معلوم ہونی تو نورسٹیشن کو فوری طور پر
 اطلاع کر دی گئی جو یہاں سے تین کلو میٹر کے فاصلے پر گولڑہ شریف سے ہے وہاں کے کین مین
 نے جیسا کہ یہاں ہمارے محترم سینیئر جبار صاحب نے بھی ذکر کیا بڑی پھرتی اور حاضر دماغی سے
 کام لیتے ہوئے ان ویگنوں کو لوپ لائن کی طرف divert کیا اگر یہ سیدھی میں لائن پر پنڈی چلی
 جاتیں تو کوئی بہت بڑا حادثہ ہو سکتا تھا لیکن اس کی حاضر دماغی کی وجہ سے ان کو وہاں سے divert
 کر دیا گیا اور وہ آگے چل کر detail ہوئیں اور تقریباً ۲۴ ہوگیں تھیں جن کو وہاں پر نقصان پہنچا
 ہے۔

جہاں تک ان کے نقصان کا تعلق ہے ۵ ویگنیں totally damage ہوئی ہیں اور ۱۹ ویگنیں
 ایسی ہیں جو repairable ہیں اور ان پر کچھ خرچہ کر کے ان کو repair کیا جاسکتا ہے سیمنٹ سے
 بھری ہوئی تین ویگنیں تھیں ان میں کوئی 2/3 سیمنٹ کا سحاک damage ہوا بوریاں وغیرہ پھٹ
 گئیں اور سیمنٹ وغیرہ waste ہوا 2/3 ان کی بوریاں وغیرہ سلامت تھیں باقی بھری کا کوئی نقصان
 نہیں ہوا وہ retrieve کر کے استعمال میں لائی جاسکتی ہے پرائیویٹ پارٹنرز کا جو نقصان ہوا ہے اس
 کی بھی compensation دی جانے گی اور جو ہوگیں repairable ہیں ان کو بھی انشاء اللہ repair
 کیا جانے گا۔

جہاں تک negligence کا تعلق ہے وہاں پر جو لوکل سٹاف تھا ان کے خلاف فوری طور پر
 ایکشن لیا گیا ہے۔ جن میں اسٹیشن ماسٹر، اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر انٹر لاکنگ مسٹری، کین مین، پوائنٹ
 مین، گولڑہ شریف اسٹیشن کے جتنے یہ سٹاف والے تھے دوسرا ڈرائیور اور جو گارڈ ہے گڈز ٹرین کا ان
 کو فوری طور پر سپینڈ کیا ہے اور ایک سینیئر آفیسرز کی ٹیم مقرر کی ہے جن میں DTO, DME and
 DEN شامل ہیں وہ اس پورے واقعہ کی تفتیش کر رہے ہیں اور جیسے ہی اس انکوائری کی رپورٹ
 آنے گی اس کی روشنی میں ہم انشاء اللہ بہت strict action لیں گے اور کسی کو بھی معاف نہیں
 کریں گے اور آئندہ کے لئے بھی ہم یہ کوشش کریں گے انشاء اللہ ہم اس پورے نظام کو safe
 بنائیں اور اس کی efficiency میں اضافہ کریں۔ human errors ظاہر ہے ہوتی ہیں perfection کی
 طرف ہم با ضرور سکتے ہیں لیکن پرفیکٹ کوئی بھی نہیں ہوتا کوئی بھی نظام perfection کے ساتھ

پل نہیں سکتا حادثات دنیا کے ہر ملک میں ہوتے ہیں میں یہ نہیں کہوں گا کہ میں justifiy کرنا چاہ رہا ہوں ہمارے ہاں جو حادثے ہوتے ہیں وہ ایک نارمل چیز ہے یہ نارمل چیز قطعاً نہیں ہے یہ حادثات نہیں ہونے چاہیں لیکن حادثہ پھر حادثہ ہے کہیں بھی ہو سکتا ہے کبھی بھی ہو سکتا ہے لہذا میں آپ کے توسط سے اس ایوان کے معزز ممبران صاحبان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم اپنی پوری کوشش کریں گے پوری پوری ہماری توجہ نہ صرف میری بلکہ میرے محکمے کی اس طرف ہوگی کہ ہم ریلوے کی efficiency اس کی سیفٹی اور اس کی سیکورٹی کو ہم بہتر بنائیں اپنے نیلی کیونیکیشن نظام کو بہتر بنائیں اس کے لئے ہم نے اوور آئل ایک پلاننگ کی ہوئی ہے ہمارے پورے پاکستان کا نیلی کیونیکیشن نظام ہے اس کو ہم بہتر بنائیں ہمارے جو racks ہیں ان کو بہتر بنائیں تاکہ یہ جو derailment کا ایشو بار بار آتا ہے یا بار بار اس قسم کے حادثات ہوتے ہیں وہ اس طرح سے حادثات نہ ہوں اور ہم اس پورے سسٹم کو efficiently and securely چلا سکیں میرے خیال میں میں اپنے تمام سینیٹرز صاحبان سے گزارش کروں گا کہ میری اس درخواست کے بعد اس کو پریس نہ کریں اور آپ سے میری گزارش ہوگی کہ آپ اسے رولڈ آؤٹ آف آرڈر قرار دیں۔ شکریہ!

Madam Deputy Chairman: In view of the Minister's statement will you press the motion Syed Abdullah Shah Sahib?

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Point of personal explanation
Madam Chairman.

Madam Deputy Chairman: Gen. Saeed Qadir on a point of personal explanation.

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر، پوائنٹ آف انکوائری۔ منسٹر صاحب نے جو سنٹ منٹ دیا ہے بڑا واضح سنٹ منٹ دیا ہے لیکن ایک آدمی کو بیچ میں سے بھول گئے جس نے حاضر دماغی دکھا کر اس کو بچایا اس کو کیا انعام دیا گیا۔

میر ہزار خان بھارانی، اس کو انعام دیں گے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین، سید عبداللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah: I am aware of the limitations of the honourabl Minister for Railways because he is not the Minister of Interior. He goes on repeatedly saying that he will be seeking the cooperation of the provincial governments to protect Railways. I am telling him again on the floor of the House that he should not expect anything from there. you better kindly request to your colleague here in the Federal Government Ch. Shujat Hussain who is the Minister of Interior. He may come to your rescue but looking to his own limitations after all he is not a policeman. So, I don't press this motion.

میڈم ڈپٹی چیئرمین، جناب سید فصیح اقبال صاحب آپ اس کو پریس کرتے ہیں۔
سید فصیح اقبال، جناب چیئرمین صاحب! جیسے وزیر موصوف نے کہا ہے کیونکہ ان کی پرفارمنس اس ہاؤس میں رہی ہے اور اب تک انہوں نے جو کچھ کہا ہے وہ پورا کر دکھایا ہے تو امید ہے کہ وہ اس کے بعد ریوے سیکورٹی سسٹم بہتر کریں گے لہذا میں اپنی تحریک کو پریس نہیں کرتا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین، جناب سید اقبال حیدر صاحب آپ پریس کرنا چاہتے ہیں
سید اقبال حیدر، محترمہ فاضل منسٹر صاحب نے اپنی کارروائی کی جو تفصیلی روئیداد دی ہے اس کے پیش نظر میں اسے پریس کرنا ضروری نہیں سمجھتا۔
میڈم ڈپٹی چیئرمین، جناب پروفیسر غورخید صاحب۔

پروفیسر غورخید احمد، ہم یہی تجارتی صاحب سے expect کرتے تھے انہوں نے فی الحقیقت سارے پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے اور ہم توقع رکھتے ہیں جس طرح انہوں نے کہا ہے ان واقعات پر بھی پوری گرفت کریں گے اور آئندہ بھی ان کو چیک کرنے کے لئے موثر نظام بنائیں گے اس کے بعد اس پر اصرار کی ضرورت نہیں ہے۔

Madam Deputy Chairman: Thank you. Motions are not pressed.

Hafiz Hussain Ahmed on a point of order:

حافظ حسین احمد، پوائنٹ آف آرڈر، محترمہ جب تک صوبائی حکومت امن و امان کے مسئلے پر قابو نہ پائے یا چوہدری صاحب اس کی طرف توجہ نہ دیں تو کیا وزیر موصوف ڈاکوؤں سے اپیل کریں گے کہ وہ ریلوے کے مسافروں پر کوئی رحم کریں ان کا سرتاج عزیز صاحب سے زیادہ حق بنتا ہے۔ ان کا بھی صوبہ سندھ سے تعلق ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا آپ تشریف رکھیں۔

میر ہزار خان بھارانی، نہیں جی میرے خیال میں میرے 'behalf' پر مولانا صاحب اپیل کر دیں تو وہ بہتر رہے گا۔

Madam Deputy Chairman: The next item is No. 3-Legislative business.

Dr. Muhammad Rehan: Point of order, Madam Chairperson.

Madam Deputy Chairman: Dr. Rehan, on point of order.

Dr. Muhammad Rehan: May I draw your kind attention to Rule 64 of the Rules of Procedure which says:-

"that a question of privilege shall have precedence over adjournment motions."

Early in the morning after reading and advertisement in the daily "Muslim" of yesterday evening, I had given a notice of the question of privilege to the Senate Secretariat. I don't know what happened to that. That is of very serious nature.

میزم ڈپٹی چیئرمین، ڈاکٹر رحمان صاحب، آپ اس کے بارے میں چیئرمین کے چیئرمین جا کر ڈسک کر سکتے ہیں۔

Dr. Muhammad Rehan: Madam Chairperson, for your kind attention I had given a notice of no adjournment motion about the government's

approval towards the rising of prices of medicines, I also don't know what happened to that.

میڈم ڈبٹی چیئرمین، ڈاکٹر صاحب، تحریک التوا کے لئے آدھا گھنٹہ وقت ہوتا ہے اور یہ ختم ہو چکا ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید، پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم ڈبٹی چیئرمین، جی فرمائیے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید، میڈم چیئرمین، میری ایک تحریک التوا ہے جو کہ چار دن سے مسلسل آ رہی ہے اور وقت کی قید جو ہے وہ اس کے بیچ میں شامل ہو جاتی ہے تو اس صورت میں اس غریب تحریک کا کیا حشر ہوگا۔

میڈم ڈبٹی چیئرمین، "وقت" کو میں کیسے روک سکتی ہوں

اخونزادہ بہرہ ور سعید، یہ اس لئے تو نہیں ہو رہا ہے کہ اس میں میرے "صاحب بہادر" امریکہ کا نام ہے اس لئے اس کو موقع ہی نہیں مل رہا ہے۔

(مداخلت)

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر، پوائنٹ آف آرڈر۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ اس کا تعلق امریکہ سے ہے۔ میری تحریک جس کا امریکہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، وہ بھی روز آتی ہیں اور وقت ختم ہونے کی وجہ سے ان کی باری نہیں آ رہی ہے۔ تو انشاء اللہ وہ آ جائیں گی کوئی بات نہیں۔

سید مظہر علی، پوائنٹ آف آرڈر

میڈم ڈبٹی چیئرمین، جی فرمائیے۔

سید مظہر علی، میری بھی ایک تحریک التوا ہے کہ کراچی میں پندرہ دن سے میسینوں کا سسٹم خراب ہے۔

میڈم ڈبٹی چیئرمین، آپ کا یہاں موشن آیا تھا لیکن وقت کی قید کی وجہ سے اسے

نیں لے سکے ہیں۔

سید مظہر علی : میرا خیال ہے کہ اس پر بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ وزیر موصوف جو ہیں ان کے جو کراچی میں کارندے ہیں ان سے کہیں کہ کراچی کے لوگ جس عزت میں مبتلا ہیں ان کو اس سے نجات دلائیں۔ میرا یہی مقصد ہے۔ کراچی میں ٹیلیفونوں کو ڈسٹریبل میں پہنچ کر رہے ہیں۔ ابھی تک یہ کام مکمل نہیں ہوا ہے، لوگوں کے نمبر روز بدل رہے ہیں اور جو advertise کر رہے ہیں وہ غلط طریقے سے کر رہے ہیں۔ اس کے بارے میں کچھ کیا جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آپ تشریف رکھیں۔ آئینم نمبر ۲ کی فرسٹ ریڈنگ ختم ہو چکی ہے۔ جی، جناب غلام مرتضیٰ خان صاحب۔

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی : جناب والا! میں محترم سینیئر سید مظہر علی صاحب کو جتنا چاہتا ہوں کہ پورے کراچی میں کل کی شکایات کی تعداد صرف ۱۰ ہے اور ڈسٹریبل سسٹم کی وجہ سے نیا ایکسچینج لگانے کی وجہ سے یہ پرابلم ضروری تھی لیکن جیسے ہی مسند کی نشاندہی سینیئر صاحب نے کی تھی اس سے اگلے روز ہی محکمہ کی طرف سے تفصیلی رپورٹ اخبار میں بھیجی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ ۲۸ ہزار ٹیلیفون نمبر جو کہ پرانے ٹیلیفون ایکسچینج میں تھے، ان کو off load کیا جا رہا ہے، ان کے نمبر جو ہیں وہ تبدیل کئے جا رہے ہیں۔ غالباً جو subscribers تھے ان کو پوری طرح سے انٹارمیشن نہیں مل سکی یا وہ اپنے دوستوں کو انٹارمیشن نہیں دے سکے۔ اس وجہ سے عوام کو تکلیف ہوئی ہے۔ لیکن کل تک کی رپورٹ کے مطابق پورے کراچی میں ۱۰ سے زیادہ شکایات درج نہیں کرانی گئی ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اچھا، سید مظہر علی صاحب، وزیر صاحب کے بیان کے بعد آپ کی تسلی ہو گئی ہے

سید مظہر علی : پوری تو نہیں بہر حال۔ میری درخواست یہ ہے کہ جب یہ نئی چیزیں لائیں تو اس کے بارے میں عوام کو مطلع کیا جائے۔ میں جناب آپ کا صرف ایک منٹ لوں گا۔
(قدرے توقف سے)

جناب مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ جب دو مختلف سسٹمز کو ملایا جاتا ہے تو اسے shake hand کہتے ہیں۔ And Italian System کا German System سے shake hand ہوا ہے جس کی وجہ سے

یہ جھٹکے محسوس ہو رہے تھے۔ اب مجھے یہ ڈر لگ رہا تھا کہ اب تو یہ دونوں یورپین سسٹم تھے۔ لیکن جب جاپانی سسٹم کا یورپین یا پاکستانی سسٹم سے shake hand ہوگا تو پتہ نہیں کہیں زلزلے نہ آ جائیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ۔ اب آئٹم نمبر 3 کی فرسٹ ریڈنگ تو مکمل ہو چکی ہے اب سیکنڈ ریڈنگ کرنے کے لئے اسے Clause by Clause لیتے ہیں۔

(Interruption)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اس میں کوئی amendment نہیں ہے۔

جناب غلام مرتضیٰ جتوئی : میں اس پر ایک جنرل statement دینا چاہ رہا تھا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اچھا جی۔

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی : جناب والا! اس سلسلے میں صبح میری محرکین حضرات سے میٹنگ ہوئی تھی تو محرکین حضرات اور ہم نے وزارت میں یہ طے پایا کہ محرکین اپنی ترامیم واپس لینے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہم نے وزارت کی طرف سے انہیں یقین دہانی کرائی ہے کہ جو کلاز نمبر ۱۳ ہے

For that the opportunity for choice will be extended

اور وزارت کی طرف سے نئی ترامیم پیش کریں گے اس بل کے پاس ہونے کے بعد

amendment to clause no. 17 or even to delete clause No. 17 totally

اور ہم نے انہیں یہ بھی ایشورنس دی ہے کہ کلاز نمبر ۵ میں جہاں پر actual Bill میں یہ کہا گیا ہے کہ جو ترامیم نیشنل اسمبلی میں ہونی تھی وہ ایک نیشنل اسمبلی اور ایک سینٹ کا ممبر جو ہے وہ بورڈ میں بیٹھے گا۔ ہم نے ان کو یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ کلاز ۵ میں ہم further admendment لائیں گے اور انشاء اللہ ہماری یہ کوشش ہوگی کہ ۲ سینئر حضرات اور ۲ ایم این اے حضرات اس طرح کے جائیں کہ چاروں صوبوں کی نمائندگی اس میں ہو جائے۔ ہم نے محرکین کو یہ بھی یقین دہانی کرائی ہے کہ حسن اے شیخ اور پروفیسر غورحید احمد کے ساتھ بیٹھ کر یہ جو کلاز ۱۳ ہے اس کو ہم examine کریں گے اور ان حضرات کے ساتھ consultation کر کے ہم ایک نئی amendment ہاؤس میں

پیش کریں گے۔

جناب والا! ہم نے محرکین کے ساتھ یہ بھی طے کیا ہے کہ ہم یہ پروپوزیشن رکھیں گے کہ جو بھی صوبائی حکومتیں ہیں ان کے ساتھ regular consultation ہو اور جو بھی مسئلہ ہو وہ بورڈ میں consultation کے ساتھ زیر بحث آنے۔ میں محرکین کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے ساتھ agree کیا ہے اور میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس بل کو ہاؤس کے سامنے پیش کر دیں۔ میں سینٹ کے معزز اراکین سے اس یقین دہانی کے بعد گزارش کروں گا کہ اس کو unanimously پاس کر دیا جائے۔

سید عبداللہ شاہ - پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین - جی فرمائیے۔

سید عبداللہ شاہ - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے نوجوان وزیر صاحب نے صحیح بات نہیں کی ہے۔ انہوں نے دس مرتبہ کہا ہے کہ میں نے محرکین سے یہ باتیں discuss کی ہیں۔ آپ مہربانی کر کے amendment کو دیکھیں کہ ان میں movers کون ہیں۔ ایک mover میں ہوں دوسرے مزار احمد خان ایک mover ہیں۔

I am only trying to correct him. He did not discuss it with me. We are the main movers in these amendments. So, none of us neither Iqbal Haider was called, nor myself was called, nor Mr. Abdur Rahim Mandokhel was called. We are all movers of these amendments, Actually what happened that when I came to this House in the morning, Mr. Hasan Shaikh, told me that there was a meeting and because the Government is getting some good allocation from a foreign agency, therefore, this bill has to be passed today otherwise if it lapses the country will suffer a great loss. He also said that the honourable Minister will come and make a statement on the floor of the House that our amendments will be considered and accepted in the next session, I said, "yes". We are not here in this House to oppose for the sake of opposition. We will be the last people to come in the way

of the Government when the national interest requires that we must cooperate with them. But I will request the young Minister that before he makes such a statement he should see as to whom he is talking to. We were the concerned movers of the amendments but we were not summoned to his office. He has given us the assurance on the floor of the House that our amendments will be included in the next session. So, I will not press these amendments for the time being.

Madam Deputy Chairman: Mr. Abdur Rahim Mandokhel on point of order.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - جناب بالکل جس طرح عبداللہ شاہ صاحب نے کہا ہم نے اس میں اہم ترمیمات پیش کی ہیں ہم نے یہ ترمیم بنیادی حقوق صوبائی خود مختاری کے نکات سامنے رکھ کر پیش کی تھیں اور تقریباً ہر کلاز میں یعنی کلاز ۵، ۶، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۴ میں پیش کریں۔ اور اسی طرح جناب والا! میں نے ہیڈول میں روڈز اور نیشنل ہائی وے کی فہرست میں ترمیم پیش کی تھیں چترال گرم چشمہ گلگت کے لئے شاہراہ کی خاص اہمیت ہے۔ اور پھر ڈوب، میرانی خیل، کچھوری کچھ، ٹانک اور پیڑو کے لئے ہم نے ترمیم پیش کی تھیں اس حوالے سے ہم سے کوئی بات نہیں ہوئی شاید دوسرے ساتھیوں سے ہوئی ہو ابھی بات ہے ہم مخالفت برائے مخالفت کے قائل نہیں۔ ہمیں بھی اعتماد میں لیا جانے اور بالخصوص ہیڈول میں جو دو روڈز تجویز کئے ہیں انکے بارے میں وزیر صاحب ہمیں بتائیں۔

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی - جناب میں عبداللہ شاہ صاحب کو وضاحت کروں کہ یہ میٹنگ اچانک ہوئی اور ہم نے کوشش کی کہ سب ممبران سے بیٹھ کر بات کریں لیکن رابطہ ان سے نہیں ہو سکا۔ لیکن ان کی ترمیم تقریباً وہی ہیں جن پر بیٹھ کر انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ کلاز ۵، ۱۴، ۱۳ تو ان پر ہم حکومت کی جانب سے ترمیم دینے کے لئے تیار ہیں اور وہ رضا مندی ان کے ساتھ ہو چکی ہے اور ابھی بھی وہ similar ترمیم ہیں یہ جو آخری ترمیم کی بات عبدالرحیم خان نے کی ہے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو federalization of roads اس کی

کینٹ سے منظوری ضروری ہے او ہم سارے صوبوں سے مشاورت کرتے ہیں جو بھی federalized roads ہوتے ہیں وہ سٹیل کینٹ کو جاتے ہیں اس کے بعد اسے فیڈرل گورنمنٹ لیتی ہے تو اس قسم کی اگر حکومت کی طرف سے کوئی تجویز آئی تو یقیناً اسے ریفر کریں گے۔ اگر کینٹ نے منظور کیا تو وہ سارے federalized roads ہوں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - اس کے بارے میں اتنا عرض کروں گا کہ چونکہ یہ ترمیم ہے اور اس کو ہم نے دینا تھا کینٹ سے یہاں آ کر بل کی شکل میں اس میں ہم نے یہاں ترمیم دینی ہے تو اس کے معنی ہیں کہ یہاں سے ہم نے بھی initiate کیا ہے تو کیا یہ آپ کینٹ میں پیش کریں گے؟ ان کی اپنی اہمیت ہے۔

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی - یہ صوبائی کونسل کے ساتھ صلاح مشورہ کرنے کے بعد انشاء اللہ ہم یہ کینٹ میں پیش کریں گے۔ جی میں بالکل ایسورنس دینا چاہتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین - اس ایسورنس کے بعد آپ پریس کریں گے؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - جی نہیں شکریہ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین - جی اقبال حیدر صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

سید اقبال حیدر - آن پوائنٹ آف آرڈر، محترمہ! یہ جو ترمیم ہیں ان کے movers میں ایک میں بھی تھا۔

(مداخلت)

جتوئی صاحب ہم غلط نہیں ہیں۔ ہم صرف یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ یہ جو دو افراد کی کمیٹی آپ نے بنائی ہے اس میں ایک نائنڈہ ہم تینوں میں سے لیا جائے۔ دو آدمیوں یعنی شیخ صاحب اور خورشید صاحب کی کمیٹی بنائی ہے۔ ہم تینوں میں سے ایک لیا جائے۔

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی - جناب کمیٹی نہیں بنائی میں نے کہا کہ ہم consultation سے بل کو ترمیم کریں گے اگر آپ بھی اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو - You are more than welcome.

میڈم ڈپٹی چیئرمین - اب آپ decide کر لیں کہ کون جانے گا۔ جناب حافظ

حافظ حسین احمد - محترمہ! یہ جو ہائی وے کونسل بنائی جا رہی ہے اس میں ہمیں کچھ خدشات ہیں - اور وہ یہ کہ جو غیر ملکی امداد ہمیں ہائی ویز کے لئے فراہم ہو رہی ہے اس قسم کی کمیٹی بنائی جا رہی ہے جس کے چیئرمین وزیراعظم ہوں گے جس میں صوبوں کی نمائندگی اور وہاں کے صوبائی وزراء نہ ہوں تو یہ جو موٹر وے بنایا جا رہا ہے اس کا پلان اور اس کے بارے میں وزیراعظم صاحب نے بھی کہا ہے تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ صرف جی ٹی روڈ کو موٹر وے بنائیں گے - ہمیں یہ یقین دہانی کرانی چاہئے کہ جو غیر ملکی امداد پاکستان بھر کے ہائی ویز کے لئے آپ حاصل کر رہے ہیں کیا اس میں بھی صوبوں کو حق حاصل ہو گا یا صرف آپ پانچ سال کے لئے موٹر وے بنائیں گے اور وہ جی ٹی روڈ ہی ہو گا اور ہم سے آپ انگوٹھا لگوانا چاہتے ہیں یہ بات ہم نے ان سے کمیٹی میں بھی یہ گزارش کی تھی اور میں یہی درخواست کروں گا کہ وزیر موصوف ہاؤس میں ہمیں یہ یقین دہانی کرائیں کہ جو بھی غیر ملکی امداد ہائی ویز اتھارٹی کے through آنے لگی اس میں صرف ایک صوبے کے لئے موٹر وے نہیں بنایا جائے گا اس میں دوسرے صوبوں کا حق بھی ہو گا -

میڈم ڈپٹی چیئرمین - جناب اب یہ clause-wise لیں گے -

Now we will take it up clause by clause.

Clause 2 . There is no amendment in clause 2.

Now, I put this clause.

The question is :

"that clause 2, do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 2 forms part of the Bill

Clause 3- There is no amendment in clause No.3

Now, I put this clause No.3.

The question is :

" That clause 3 do form part of the Bill

Madam Deputy Chairman : Clause 3 forms part of the Bill

Clause 4.- Again, there is no amendment in clause No.4

Now, I put this clause No.3.

The question is :

" That clause 4 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 6 forms part of Bill. Now
clause 5.

(interruption)

Madam Deputy Chairman : They are not moving the amendment

Jam Karar-ud-Din: We can also withdraw our amendments.

Syed Faseih Iqbal : Yes.

Madam Deputy Chairman : Do they (Jam Karar-ud-Din and
Syed Faseih Iqbal) leave to withdraw their amendments.

(Leave was granted)

Madam Deputy Chairman : The , amendments stand
withdrawn Thank you.

So, I put clause 5.

The question is:

"that clause 5 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : 5 forms part of the Bill.

Clause 6 - There is no amendment in clause No. 6.

(interruption)

Madam Deputy Chairman : But they are not moving this.

Now, I put this clause No.6.

The question is :

" That clause 6 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 6 forms part of the Bill

Clause 7 - There is no amendment but they are not moving it.

So, there is no amendment in clause 7.

Now, I put this clause No.7.

The question is :

" That clause 7 do forms part of the Bill

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 7 do forms part of the Bill

Clause 8 - There is no amendment in clause No. 8.

Now, I put this clause No.8.

The question is :

" That clause 8 do form part of the Bill

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 8 forms part of the Bill

Clause 9 - There is no amendment but they are not moving it.

So, there is no amendment in clause 9.

Now, I put this clause No.9.

The question is :

" That clause 9 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 9 forms part of the Bill

Clause 10 - There is no amendment in clause No. 10.

Now, I put this clause No.10.

The question is :

" That clause 10 do forms part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 10 forms part of the Bill

Clause 11 - There is no amendment but the mover is not moving it.

Now, I put this clause No.11.

The question is :

" That clause 11 do forms part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 11 forms part of the Bill

Clause 12 - There is no amendment in clause 12.

Now, I put this clause No.12.

The question is :

" That clause 12 forms part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 12 forms part of the Bill

Clause 13 - There are also some amendments but the movers are not moving it.

So, there is no amendment in clause 13.

Now, I put this clause No. 13.

The question is :

" That clause 13 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 13 forms part of the Bill

Clause 14 - There is no amendment in clause 14.

Now, I put this clause No. 14.

The question is :

" That clause 14 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 14 forms part of the Bill

Clause 15 - There is no amendment in clause 15.

Now, I put this clause No. 15.

The question is :

" That clause 15 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 15 forms part of the Bill

Clause 16 - There is no amendment in clause 16.

Now, I put this clause No. 16.

The question is :

" That clause 16 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 16 forms part of the Bill

Clause 17 - There is no amendment but the mover is not moving it. So, there is no amendment in clause 17.

Now, I put this clause No.17.

The question is :

" That clause 17 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 17 forms part of the Bill

Clause 18 - There is no amendment in caluse 18.

Now, I put this clause No.18.

The question is:

" That clause 18 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 18 forms part of the Bill

Clause 19 - There is no amendment in caluse 19.

Now, I put this clause No.19.

The question is :

" That clause 19 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 19 forms part of the Bill

Clause 20 - There is no amendment in caluse 20.

Now, I put this clause No.20.

The question is :

" That clause 20 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 20 forms part of the Bill

Clause 21 - There is no amendment in clause 21.

Now, I put this clause No. 21.

The question is :

" That clause 21 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 21 forms part of the Bill

Clause 22 - There is no amendment in clause 22.

Now, I put this clause No.22.

The question is :

" That clause 22 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 22 forms part of the Bill

Clause 23 - There is no amendment in clause 23.

Now, I put this clause No.23.

The question is :

" That clause 23 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 23 forms part of the Bill

Clause 24 - There is no amendment in clause 24.

Now, I put this clause No.24.

The question is :

" That clause 24 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 24 forms part of the Bill

Clause 25 - There is no amendment in clause 25.

Now, I put this clause No.25.

The question is :

" That clause 25 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 25 forms part of the Bill

Clause 26 - There is no amendment in clause 26.

Now, I put this clause No.26.

The question is :

" That clause 26 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 26 forms part of the Bill

Clause 27 - There is no amendment in clause 27.

Now, I put this clause No.27.

The question is :

" That clause 27 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 27 forms part of the Bill

Clause 28- There is no amendment in clause 28.

Now, I put this clause No.28.

The question is :

" That clause 28 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 28 forms part of the Bill

Clause 29 - There is no amendment in clause 29.

Now, I put this clause No.29.

The question is :

" That clause 29 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 29 forms part of the Bill

Clause 30 - There is no amendment in clause 30.

Now, I put this clause No.30.

The question is :

" That clause 30 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 30 forms part of the Bill

Clause 31 - There is no amendment in clause 31.

Now, I put this clause No.31.

The question is :

" That clause 31 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 31 forms part of the Bill

Clause 32 - There is no amendment in clause 32.

Now, I put this clause No.32.

The question is :

" That clause 32 do form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 32 forms part of the Bill

Clause 33 - There is no amendment in clause 33.

Now, I put this clause No.33.

The question is :

" That clause 33 do form part of the Bill "

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Clause 33 forms part of the Bill.

So, now I put the schedule

The Question is:

"That the schedule forms part of the Bill"

(The motion was adopted)

The schedule forms part of the Bill. The question is : 'that clause 1, short title, extent and commencement and preamble forms part of the Bill'.

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : Mr. Manzoor Ahmed Gichki on point of order.

جناب منظور خان گچکی - میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ہم نے وزیر صاحب کو یقین دہانی کرائی تھی کہ اس بل کے سلسلے میں ہم تعاون کریں گے انہوں نے بھی ہمیں یقین دہانی دی تھی لیکن میں ان کی اس یقین دہانی کو فلور آف دی ہاؤس پر commit کروانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آیا یہ جو گرانٹ دی جا رہی ہے ظاہر ہے کہ اس کو اتنی جلدی میں اس لئے لیا جا رہا ہے تاکہ یہ عمل legalize ہو تو میں ان سے یہ یقین دہانی لینا چاہتا ہوں کہ وہ اس رقم کو صرف ایک سڑک کے لئے استعمال نہیں کریں گے بلکہ اس کو تمام حائی ویز کے لئے استعمال کیا جانے کا کیوں کہ ہمیں یہ شک ہے کہ کسی وقت بھی ارادے بدل جاتے ہیں یہ مرنے صاحب نہیں بلکہ اور ادارے ہیں جو پیسے کرواتے ہیں رستے ہیں۔

میںم ذہنی جہیز میں، یہ پوات آف آرڈر نہیں بنتا آپ تشریف رکھیں۔

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi : Madam Chairperson, I beg

to move:-

"that the Bill to establish a National Highway Authority [the National Highway Authority Bill, 1991.] be passed."

Madam Deputy Chairman : It has been moved:-

"that the Bill to establish a National Highway Authority [the National Highway Authority Bill,] 1991, be passed."

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman : The Bill stands passed.

Now, I read the President's order.

"In exercise of powers conferred by clause 1 of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on 30th May, 1991."

Sd/-

Ghulam Ishaq Khan

President,

Islamic Republic of Pakistan

Thank you.

(The Senate then prorogued sine die)
